ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 28/اکتوبر 2011ء | 29/ذی القعدہ 1432 ہجری قمری ❁ 28/اخاء 1390 ہجری شمسی | شمارہ 43

آسمانی رفعتیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ عفو کے نتیجہ میں بندے کو عزت میں ہی بڑھاتا ہے اور کوئی بھی شخص خدا کی خاطر تواضع اور انکسار اختیار نہیں کرتا مگر اللہ تعالیٰ اسے رفعت عطا فرماتا ہے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب استحباب العفو والتواضع حدیث نمبر4689)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی۔ستمبر 2011ء

ایک احمدی نوجوان کے ہمیشہ یہ پیشِ نظر ہونا چاہئے کہ اُس کا ایک بہت بڑا مقصد ہے اور اُس کے حصول کے لئے اُس نے اپنے عمل نیک کرنے ہیں، سچائی کو اپنا شیوہ اور خاص نشانی بنانا ہے، تعلیم کی طرف توجہ دینی ہے، دینی تعلیم بھی اور دنیاوی تعلیم بھی، کیونکہ آپ کی اسلام کے دفاع اور تبلیغ کی خدمت آپ کے علم و معرفت میں بڑھنے، پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے سے منسلک ہے۔

خدام الاحمدیہ جرمنی یا خدام الاحمدیہ یوکے جن کا آج اجتماع ہو رہا ہے یا دنیا میں کہیں بھی خدام الاحمدیہ ہے اُن کی ذمہ داری ہے، اسی طرح خواتین کی ذمہ داری ہے، لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی ترجیحات کو بدلیں۔ دنیاوی خواہشات میں آگے بڑھنے کے بجائے دین کے کاموں میں مسابقت کی روح پیدا کریں۔ دین میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کریں۔ تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھنے کا جوش پیدا کریں۔ اس وقت دوسو، تین سو یا چار سو خدام کا مجلس انصارِ سلطان القلم میں شامل ہونا اور تبلیغ کے میدان میں آنا کافی نہیں ہے بلکہ پوری کی پوری خدام الاحمدیہ کو اس کام میں جھونکنا ہوگا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھنا ہوگا کہ تمہارا مطمح نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰت ہو۔

(مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی و برطانیہ اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کے اجتماعات کے اختتامی اجلاس سے ولولہ انگیز خطاب اور اہم نصائح)

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

18/ستمبر 2011ء بروز اتوار:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے بیت السبوح مسجد میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا آخری دن تھا۔ پروگرام کے مطابق ایک بج کر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت السبوح فرینکفرٹ سے مقام اجتماع خدام الاحمدیہ Bad Kreuznach کے لئے روانہ ہوئے۔ اور قریباً پچاس منٹ کے سفر کے بعد اڑہائی بجے یہاں تشریف آوری ہوئی۔

صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور ناظم اعلیٰ اجتماع نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اس وقت مختلف گراؤنڈز میں کھیلوں کے مقابلے جاری تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنے خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے گراؤنڈ میں تشریف لے آئے۔

ایک گراؤنڈ میں جامعہ احمدیہ یوکے اور جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کے درمیان فٹ بال کا ایک نمائشی میچ کھیلا جا رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں ٹیموں کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ سے نوازا اور میچ کا کچھ حصہ دیکھا۔

بعد ازاں حضور انور ایک دوسری گراؤنڈ میں تشریف لے گئے جہاں اطفال الاحمدیہ کا مقامی ریجن اور نارتھ ایسٹ ریجن کے درمیان فائنل میچ ہو رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میچ کا کچھ حصہ دیکھا۔ اس سے ملحقہ گراؤنڈ میں خدام الاحمدیہ کا مقامی ریجن اور ساؤتھ ایسٹ ریجن کے مابین فٹ بال کا فائنل میچ جاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میچ کا آخری حصہ دیکھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جس گراؤنڈ میں بھی تشریف لے جاتے خدام والہانہ انداز میں نعرے لگاتے، ان کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے درمیان رونق افروز تھے، ان میں ایک نئی زندگی اور نئی جان آگئی تھی۔ ایک لمبے عرصہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس اپنے ان عشاق کی کھیلوں میں رونق افروز ہوئے۔ ان سب ٹیموں نے میچ کے اختتام پر اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔

بعد ازاں یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خدام کے ہجوم میں سے گزرتے ہوئے کرکٹ گراؤنڈ کی طرف تشریف لے آئے۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور مسلسل نعرے لگ رہے تھے۔ کرکٹ کا فائنل میچ بھی دو ریجنز کے درمیان جاری تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس میچ کا بھی آخری حصہ دیکھا۔ میچ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دونوں ٹیموں کو گراؤنڈ سے باہر بلوایا کہ حضور انور کے قریب آجائیں اور تصویر بنوالیں۔ کھلاڑی دوڑتے ہوئے اپنے پیارے آقا کے پاس پہنچے اور تصویر بنوانے کی ایک یادگار سعادت پائی۔

پھر یہاں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کبڈی گراؤنڈ میں تشریف لے آئے جہاں دو ٹیموں کے مابین ایک نمائشی میچ کھیلا جا رہا تھا۔ گراؤنڈ کے چاروں طرف خدام کا ایک ہجوم تھا جس نے اپنے آقا کی آمد پر بڑے پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کافی دیر تک یہاں رونق افروز رہے اور خدام کے کھیل سے محظوظ ہوئے۔ بعض کھلاڑیوں کے کھیل کا معیار بہت اعلیٰ تھا۔ گزشتہ چند مہینوں میں پاکستان سے جو نوجوان یہاں پہنچے ہیں، ان میں سے بعض کبڈی کے کھلاڑی بھی ہیں وہ بھی آج کے کھیل میں شامل تھے اور اپنی خوش نصیبی پر بے حد مسرور تھے کہ زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا کو اتنے قریب سے دیکھ رہے ہیں اور پھر ان کا آقا اُن کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہا ہے اور لمحہ بہ لمحہ دعائیں مل رہی ہیں۔

میچ کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گراؤنڈ میں تشریف لے گئے اور دونوں ٹیموں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ یہاں سے حضور انور واپس جانے لگے تو چند قدم چل کر پھر واپس تشریف لائے اور ازراہ محبت تمام کھلاڑیوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ کھلاڑیوں کی حالت دیکھنے والی تھی، اُن کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ خصوصاً وہ نوجوان جو کچھ عرصہ قبل پاکستان سے یہاں پہنچے ہیں اپنے چہروں پر ہاتھ رکھ کر روتے تھے کہ آج وہ کتنے خوش قسمت ہیں کہ زندگی میں پہلی بار اپنے آقا کو اتنا قریب سے دیکھا، پھر آقا کا قرب پایا، تصویر بھی بنوائی اور ہاتھوں کو بوسہ بھی دے لیا اور ان چند لمحات میں بے انتہا برکتیں اور دعائیں اور شفقتیں حاصل کرلیں اور وہ کچھ پالیا جس کا سوچا بھی نہ تھا۔

یہاں سے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔ چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے اور عارضی طور پر قائم کئے ہوئے لنگر خانہ میں تشریف لے گئے۔ یہاں کارکنان کھانا پکا رہے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اچانک دیکھتے ہی خدام نے نعرے بلند کئے اور خوشی اور مسرّت سے ان کے چہرے کھل اٹھے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ایک دیگ سے سالن کا جائزہ لیا، حضور انور اپنے ان خدام میں گھل مل گئے تھے۔ خدام نے ایک بکرے کا گوشت Grill کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس گوشت سے ایک ٹکڑا کاٹا اور اس کا ایک حصہ تناول فرمایا اور ایک حصہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ کو عنایت فرمایا۔ بعدازاں حضور انور نے لنگر خانہ کے ان تمام معاونین اور کارکنان کو تصویر بنوانے کا شرف عطا فرمایا۔

لنگر خانہ میں گیس کے چولہوں کی تیاری اور اُن کی Maintenance کے لئے ایک علیحدہ ٹیم کام کر رہی تھی۔ حضور انور ازراہ شفقت اُن خدام کے پاس بھی تشریف لے گئے اور اُن کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ اور خدام نے تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

لنگر خانہ کے باہر دیگ دھونے کی مشین نصب کی گئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مشین پر کام کرنے والے انجینئرز سے گفتگو فرمائی، ان انجینئرز نے جماعت احمدیہ یوکے کو بھی یہ مشین تیار کر کے مہیا کرنی ہے۔ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اُن سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام کی مارکی میں تشریف لے آئے اور ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اجتماع خدام الاحمدیہ کی اختتامی تقریب

نمازوں کی ادائیگی کے بعد جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اجتماع کے اختتامی پروگرام کے لئے تشریف لائے، خدام نے والہانہ انداز میں نعرے بلند کئے۔

اجتماع کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم اسامہ احمد قریشی نے پیش کی۔ بعدازاں اس کا اردو ترجمہ مکرم شمس اقبال صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام کا عہد دہرایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے اس عہد کا جرمن ترجمہ دہرایا۔

بعدازاں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام ؎

ہم نشیں تجھ کو ہے اک پُر امن منزل کی تلاش مجھ کو اک آتش فشاں پُر ولولہ دل کی تلاش

عزیزم مرتضٰی منان صاحب نے خوش الحانی سے بہت عمدہ رنگ میں پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم حافظ عمران احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے اپنے 32ویں سالانہ اجتماع کی رپورٹ پیش کی۔ صدر صاحب نے بتایا کہ:

☆ مقام اجتماع پر تیاری کا آغاز 12 ستمبر سے ہوا اور مجموعی طور پر چھ صد خدام نے چار دنوں میں یہ کام مکمل کیا۔

☆ خدام کے علمی مقابلہ جات میں 330 خدام نے حصہ لیا اور ورزشی مقابلہ جات میں 790 خدام نے حصہ لیا۔

☆ مجلس اطفال الاحمدیہ کے علمی مقابلہ جات میں شامل ہونے والوں کی تعداد 807 رہی جبکہ ورزشی مقابلہ جات میں 1162 اطفال نے حصہ لیا۔

☆ اجتماع کے موضوع ''عہد بیعت'' کی مناسبت سے نمائش کا اہتمام کیا گیا۔

☆ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کے موقعہ پر اپنے پیغام میں ہمیں خلافت سے وابستہ رہنے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس خدام الاحمدیہ کو کی گئی نصائح پر عمل پیرا ہونے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پیغام ہم نے ہر ایک خادم اور ہر ایک طفل تک پہنچایا۔

☆ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام کے ارشادات پر مشتمل ایک نصاب تیار کیا ہے جس کے مطابق مجالس میں خدام کے اجلاسات منعقد کئے جاتے ہیں۔ جبکہ اطفال کی کلاسز ''کامیابی کی راہیں'' کے مطابق منعقد کی جاتی ہیں۔

☆ صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جرمن قوم تک پیغام حق پہنچانے کی جو عظیم ذمہ داری جماعت کے سپرد ہے اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی ہے۔ چنانچہ Muslims for Peace کے نام سے شائع ہونے والے پمفلٹ کو پانچ لاکھ سے زائد کی تعداد میں تقسیم کیا گیا۔ اس کام میں 1274 خدام اور 304 اطفال نے حصہ لیا۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی اس رپورٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے والے خدام اور اطفال کی ٹیموں کو انعامات عطا فرمائے۔ اسی طرح سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے پہلی تین پوزیشن حاصل کرنے والی خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی مجالس کو سندات اور علم انعامی عطا فرمایا۔

بعدازاں پانچ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع سے اختتامی خطاب فرمایا۔

اختتامی خطاب برموقع سالانہ اجتماعات خدام الاحمدیہ جرمنی و برطانیہ واجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2011ء

تشہد، تعوّذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ۔ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سورۃ البقرہ آیت نمبر:149)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ آپ نے رپورٹ میں بھی سن لیا آپ سب جانتے ہیں، دنیا کو بتانے کے لئے میں بتا رہا ہوں کہ آج خدام الاحمدیہ جرمنی کا اجتماع اختتام کو پہنچ رہا ہے اور اسی طرح خدام الاحمدیہ برطانیہ کا اجتماع بھی اس وقت لائیو ٹرانسمشن ہے، اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے، اسی طرح لجنہ اماء اللہ جرمنی کا اجتماع بھی میری اس تقریر کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ لوگوں نے اس اجتماع کے پروگراموں سے بھرپور فائدہ اُٹھایا ہوگا۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہوا ہو۔ شاید یہ جرمنی کے خدام الاحمدیہ کا تیسرا اجتماع ہے جس میں مَیں شامل ہو رہا ہوں۔ گو صدر خدام الاحمدیہ جرمنی کا ہمارے مرکزی ڈیسک خدام الاحمدیہ کے ذریعے سے ایک ہلکا سا پیغام تو ملا تھا کہ مَیں جرمنی کے اجتماع میں شامل ہوں لیکن وہ پیغام اتنا لیٹ تھا کہ اُس سے پہلے مَیں خود ہی یہاں آنے کا ایک پروگرام بنا چکا تھا۔ اس لئے بہرحال اُن کی شاید نیت ہو، ڈرتے ڈرتے انہوں نے پیغام دے دیا اور وہ پیغام بھی بڑے ڈرتے ڈرتے مجھے ملا تھا کیونکہ اُس میں کوئی ایسی پُر جوش دعوت نظر نہیں آ رہی تھی۔ بہرحال یہ صدر صاحب کی خواہش تھی یا دلی جوش سے جو بھی پیغام تھا لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مَیں اس سے پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ اِس سال جرمنی کے اجتماع میں شامل ہوں اور انہی تاریخوں میں خدام الاحمدیہ یوکے کا جو اجتماع ہے اُس کو چھوڑنا پڑے گا۔ بہرحال جماعت احمدیہ جرمنی اُن فعال جماعتوں میں ہے اور خدام الاحمدیہ بھی اُن فعال مجالس میں سے ہے جن کے اجتماع میں شامل ہونے کو دل کرتا ہے۔ اس لئے میں نے پروگرام بنایا کہ ضرور شامل ہوں۔ اللہ کرے کہ جرمنی کا یہ دورہ اور خدام اور لجنہ کے اجتماعات میں میرا شامل ہونا جماعت جرمنی اور خاص طور پر دونوں ذیلی تنظیموں بلکہ انصار اللہ کے لئے بھی فائدہ مند ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی کی جماعت اور ذیلی تنظیمیں فعال جماعتوں اور تنظیموں میں شامل ہیں۔ لیکن یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ ایک کوشش کے بعد ایک اعزاز تو حاصل ہو جاتا ہے لیکن اُس اعزاز کو قائم رکھنا یہ بہت زیادہ کوشش کا تقاضا کرتا ہے اور بہت زیادہ محنت طلب کام ہے۔ اور جب تک پورا جماعتی نظام اور ذیلی تنظیمیں اس حقیقت کو سمجھ کر اپنا اپنا کردار ادا نہیں کرتیں، اس اعزاز کو قائم نہیں رکھ سکتیں جس تک وہ پہنچ چکی ہوں۔ پس یہ بیشک ایک خوشی کا مقام ہے کہ خدام الاحمدیہ جرمنی اوپر کی چند اچھی مجالس میں سے ایک ہے لیکن اس بات کو کہ آپ فعال مجالس میں سے ایک ہیں، آپ لوگوں کو فکر میں ڈالنے والا ہونا چاہئے۔ اس لئے بھی کہ ہم نے جو مقام حاصل کیا ہے کہیں اُس سے نیچے نہ گر جائیں اور اس لئے بھی کہ مومن کی یہی شان ہے اور ترقی کرنے والی قوموں کا یہ نشان ہے کہ اُن کے قدم آگے کی طرف بڑھتے ہیں اور جو الٰہی جماعتیں ہوتی ہیں اُن کی آگے بڑھنے کی ترجیحات مختلف ہوتی ہیں، اُن کے مقاصد اور ہوتے ہیں جن کو وہ اپنے سامنے رکھتے ہیں۔ الٰہی جماعتیں اور اُن کے ماننے والے دنیا کی جاہ و حشمت اور مال و دولت کو اولین ترجیح نہیں دیتے۔ گو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کو بھی حاصل کرتے ہیں اور کرنا چاہئے تا کہ اس کو دین کے تابع کر کے دین کی ترقی کا ذریعہ بنائیں، لیکن اصل میں یہ الٰہی حکم اُن کے پیشِ نظر ہوتا ہے اور ہونا چاہئے کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (سورۃ البقرۃ:149)۔ یعنی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس کو بیان فرمایا ہے۔ اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی ہے یہی بیان فرمایا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر ایک کے لئے ایک مطمح نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس یہ وہ مطمح نظر ہے جسے ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ دنیا میں ترقی اُس وقت ہوتی ہے جب کوئی مقصد سامنے ہو۔ اگر مقصد نہیں تو ترقی بھی نہیں ہوتی۔ سائنس میں نئی نئی ایجادات اس لئے ہو رہی ہیں کہ ایک مقصد کو قائم کر کے اُن کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ پہلے ایک خیال قائم کیا جاتا ہے پھر اُس خیال تک پہنچنے کے لئے مختلف راستے تلاش کئے جاتے ہیں۔ پھر اس ریسرچ کے لئے، وہاں پہنچنے کے لئے اخراجات ہوتے ہیں، حکومتوں سے مدد مانگی جاتی ہے، فنڈز لئے جاتے ہیں، سالوں محنت کی جاتی ہے، پھر ایک نئی چیز سامنے آتی ہے اور جتنا ریسرچ پر خرچ ہوتا ہے وہ اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ اگر کسی وقت میں اُس کو کمرشلائز (Commercialise) نہ کیا جائے تو اگر کمرشل کسی کاروبار کے لئے وہ ریسرچ کی جا رہی ہے تو شاید اُن کمپنیوں کا دیوالیہ ہو جائے۔ لیکن بہت ساری ریسرچ اس لئے بھی ہوتی ہے کہ دنیا کو فائدہ پہنچایا جائے اور اس کے لئے حکومتیں بہت بڑے بڑے بجٹ رکھتی ہیں۔ بعض ریسرچ ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انسان کے فائدے کے لئے ہیں اور بعض بالکل بے فائدہ ہیں بلکہ اُلٹا اُن سے نقصان پہنچتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ احمدی طلباء کو مَیں ریسرچ میں جانے کا جب کہتا ہوں، ایک تو اس لئے کہ ایک احمدی کے علم میں اضافہ ہونا چاہئے اور یہ بڑا ضروری ہے۔ ایک اس لئے کہ انسانیت کے فائدے کے لئے جو بھی کوشش ہو سکتی ہے وہ کرنی چاہئے۔ ایک اس لئے کہ ملک کی ترقی کے لئے احمدی کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ ایک اس لئے کہ جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت سے ایک احمدی کو اپنا مقام منوانا چاہئے کہ میں ایک احمدی ہوں اور میری ایک شان ہے، میرا ایک مقام ہے۔ دنیا میں کہیں بھی احمدی بستا ہو اُس کی ایک پہچان ہونی چاہئے اور آجکل، بلکہ ہمیشہ سے، علم ایک بہت بڑی دولت ہے جس کے ذریعے سے انسان کی پہچان ہوتی ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا بعض ریسرچ بے فائدہ ہوتی ہیں ایک مومن کو ان سے بچنا چاہئے بلکہ اس کے خلاف دلائل رکھتے ہوئے اُس سے روکنا چاہئے۔ اگر ہمارے نوجوان پڑھے لکھے نہیں ہوں گے، ریسرچ میں نہیں ہوں گے تو ان نئی تحقیقات کی اچھائیاں برائیاں کس طرح بتا سکیں گے۔ الیکٹرانکس کی ٹیکنالوجی میں آج دنیا آگے بڑھ رہی ہے تو بعض لغویات کا نفوذ بھی اس کے ساتھ ساتھ ہو رہا ہے، بیہودگیاں بھی پھیل رہی ہیں جس سے نئی نسل کے اور قوم کے اخلاق بگڑ رہے ہیں۔ اسی طرح بیالوجی میں کلوننگ وغیرہ کی ریسرچ ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں، خَلق میں دخل اندازی ہے۔ اس ریسرچ پر خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ تبدیلیاں جو تم مخلوق میں کرنے کی کوشش کر رہے ہو یہ تمہیں آخرکار جہنم میں لے جانے والی بنیں گی۔ پس احمدی کی ریسرچ یا کسی مقصد کے حصول کے لئے کوشش اُس کام میں ہو گی اور ہونی چاہئے جو نیکیوں میں بڑھانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔ علم بیشک بہت بڑی دولت ہے اس کے لئے محنت کرنی چاہئے لیکن سب سے بڑا مقصد ایک احمدی کا اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے اور علم کو اُس کے تابع کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بیشک یہ دنیاوی ریسرچ اور دنیاوی علوم میں ترقی کرنا بھی ہمارا مطمحِ نظر ہے اور اس سوچ کے ساتھ ہے کہ اس کو دین کے تابع کر کے دین اور انسانیت کے لئے کار آمد اور مفید بنانا ہے لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک مومن کا کام ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے۔ ایک احمدی نوجوان یا شخص اگر اپنی دنیاوی تعلیم اور

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر167

مکرم اشرف عبد الفاضل الخیال صاحب

میرا تعلق مصر سے ہے۔ میری ولادت ایک مسلمان اور متدین گھرانے میں ہوئی۔ میرے داداجان حافظِ قرآن تھے اور والدین اسلامی تعلیمات اور صوم و صلوٰۃ وزکاۃ پر کاربند اور محبتِ اسلام و رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار تھے۔ انہی خطوط پر میری تربیت ہوئی۔

نزول مسیح اور ظہور امام مہدی کا انتظار

قبول احمدیت سے قبل کے عرصہ میں بڑی شدت کے ساتھ مجھے یہ احساس پیدا ہوا کہ آخر مسیح کا نزول اور امام مہدی کا ظہور کیوں نہیں ہو رہا۔ کیونکہ مَیں دیکھتا تھا کہ مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو چکی ہے۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اُمّت تخلّف کا شکار ہے۔ دنیا کی طاقتور حکومتیں اُمّت اسلامیہ اور اس کے اموال و دولت پر ٹوٹی پڑتی ہیں، ہر طرف سے مصائب و مشکلات اور ہر جانب سے شکست و ہزیمت کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے، آپس کے شقاق کا شگاف اس قدر گہرا ہو گیا ہے کہ اتفاق واتحاد کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی۔ مسلمانوں کے اخلاق تباہ ہو گئے ہیں، شر اور نفاق کا دور دورہ ہے۔ دوسری طرف بعض مسلمان ابھی تک دین سے بے خبر اپنے نسب اور قوم پر فخر کرنے کو ہی سب کچھ سمجھ رہے ہیں۔ مجھے مسلمانوں کا اسلام کے ساتھ کوئی جوڑ دکھائی نہ دیتا تھا۔ وہ نمازیں تو پڑھتے ہیں لیکن نہ جانے وہ کیسی نمازیں ہیں جو مسجد سے نکلتے ہی انہیں لڑائی جھگڑے، چوری چکاری اور دیگر فحشاء و منکر سے نہیں روکتیں، بلکہ مسجدوں کے اندر بھی ایسے جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ سب مصائب کے پہاڑ بھی مسیح کے نزول کے لئے کافی دلیل نہیں تو پھر اس سے زیادہ کی کیا توقع کی جائے تا مسیح نازل ہوں اور امام مہدی کا ظہور ہو اور ہم ان مصیبتوں سے چھٹکارا حاصل کریں؟! اگر اب بھی مسیح نے نہیں آنا تو پھر کب آنا ہے؟ اور کس نے اسلام کا دفاع کر کے اسکا غلبہ کل ادیان پر ثابت کرنا ہے؟

اشراط الساعۃ

مَیں کئی دفعہ سوچا کرتا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قیامت کی تمام نشانیاں بتادی ہیں، اور ہر آنے والی مصیبت سے اُمّت کو آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن آج کل کے زمانہ میں نہایت عجیب واقعات رونما ہو رہے ہیں سائنسی ایجادات اور علمی ترقی کا دور دورہ ہے، کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چیزوں کے بارہ میں بھی اُمّت کو بتایا ہے؟ کیا ہمیں وسائل نقل اور ریل گاڑیوں اور کاروں اور جہازوں وغیرہ کی ایجاد کے بارہ میں بھی خبریں دی گئی ہیں؟ کیا پہلی اور دوسری جنگ عظیم اور ایٹمی ہتھیاروں اور انسان کے چاند اور دیگر سیاروں پر کمندیں ڈالنے کے بارہ میں بھی کوئی پیشگوئیاں کی گئی ہیں؟ کیا یہ تمام امور ہی قیامت کی نشانیوں میں سے تو نہیں؟ جب مَیں ایسے امور کے بارہ میں لوگوں اور علماء سے پوچھتا تو وہ جواب دیتے کہ یہ سائنسی ترقیات ہیں یا ٹیکنالوجی کا انقلاب ہے۔

ان تمام امور کا صحیح عرفان اور درست تفسیر مجھے احمدیت قبول کرنے کے بعد معلوم ہوئی اور پتہ چلا کہ قرآن کریم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ان باتوں کے بارہ میں ہمیں بڑی وضاحت سے بتایا ہوا ہے۔ ہماری فہم ہی کوتاہ تھی کہ ان باتوں کو سمجھ نہ سکی۔

جماعت سے تعارف

مجھے دینی مناظرات اور خصوصًا ایسے پروگرام دیکھنے کا بہت شوق تھا جن میں غیر مسلموں پر اتمام حجت کیا جاتا ہے یا جن میں عظمتِ اسلام اور قرآن اور عظمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ثابت کی جاتی ہے۔ 2007ء میں میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ نائل سات پر ایک چینل ایسا کھلا ہے جو عیسائیوں کے ساتھ لائیو بات چیت کے پروگرام پیش کرتا ہے اور ان کے اعتراضات کا جواب دیتا ہے۔ چنانچہ اس دوست کے ذریعہ میرا ایم ٹی اے سے تعارف ہو گیا اور پھر مَیں اس کا ہی ہو کر رہ گیا۔ اس چینل کو دیکھنے کے بعد میری زندگی بدل گئی۔ مَیں اس چینل پر مختلف موضوعات کے بارہ میں دلائل پر مبنی باتیں سنتا اور کام پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان کے بارہ میں بات کرتا۔ شام کو آ کر دوبارہ ایم ٹی اے دیکھتا اور اپنی بیوی کے ساتھ ان امور کے بارہ میں تبادلہ خیال کرتا۔ اسی تحقیق و تمحیص اور بحث و مباحثہ میں سات ماہ گزر گئے۔ مَیں نے ایم ٹی اے کے بارہ میں اپنے سبھی ساتھیوں اور تمام رشتہ داروں کو بتا دیا۔ مجھے اور میرے اہل خانہ کو احمدی خیالات کو قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن ایم ٹی اے تو جیسے ہماری غذا بن چکا تھا اور اس کے بغیر رہ نہ سکتے تھے۔

بیعت

سات ماہ تک ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد مَیں اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہی سچے لوگ ہیں۔ مَیں ان کے پروگراموں کے دوران مختلف کالرز کے ساتھ ان کے اخلاق اور محبت و رحمت کا سلوک اور سچائی کا پاس دیکھ کر بہت متأثر ہوا اور جماعت کے عقائد پر اطلاع پانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ کھول دیا اور دل سے مطمئن ہو کر بیعت کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔

جب مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور آپ کے فصیح بلیغ اور معجزانہ عربی کلام پڑھا تو اس بات کی گواہی دینے پر مجبور ہو گیا یہ کلام کسی شاعر کا نہیں ہے، نہ اس میں کوئی جھوٹ ہے نہ دھوکہ ہے۔ بلکہ یہ تو سچا اور واضح بیان ہے۔

جب مَیں نے بیعت کا فیصلہ کیا تو مجھے فکر ہوئی کہ کہیں میرے اس علاقہ سے کوئی اس کار خیر میں مجھ سے سبقت نہ لے جائے لہٰذا مَیں نے بیعت کرنے میں جلدی کی اور اپنے خدا سے یہی عرض کیا کہ مجھے کسی اور نشان کی ضرورت نہیں۔ مجھے کسی رؤیا کا انتظار نہیں بلکہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی صداقت میرے لئے اس قدر بیّن اور عیاں ہے کہ کسی اور دلیل کی حاجت نہیں ہے۔ لہٰذا مَیں نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جنوری 2008ء میں اپنی اور اپنی اہلیہ کی بیعت کا خط لکھ دیا۔

تم حق پر ہو!

باوجود اس کے کہ مَیں نے بیعت کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے ہوئے یہی کہا تھا کہ مجھے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں رہی۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص فضل سے ایک محبت بھرا رؤیا دکھا کر میری روح کی گہرائیوں تک صداقت احمدیت کو راسخ کر دیا۔ جس نے مستقبل میں مجھے بہت بڑی بڑی مشکلات کو برداشت کرنے کا حوصلہ دیا۔

بیعت کے بعد مَیں نے اپنے دوستوں کو تبلیغِ احمدیت شروع کر دی لیکن ان کی طرف سے بہت سخت رویہ کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن میرے دو ساتھی میری بات کسی حد تک سنتے تھے۔ ان میں سے ایک وہ جس نے مجھے ایم ٹی اے کے بارہ میں بتایا تھا لیکن وہ خود جماعت کی صداقت کو قبول نہ کر سکا جبکہ دوسرا شخص کافی حد تک میری بات سنتا اور غور و فکر کرتا تھا۔ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں اپنے انہی دو ساتھیوں کے درمیان کھڑا ہوں جبکہ ہمارے سامنے ایک ڈبہ خوشنما کاغذ اور رِبن میں لپٹا ہوا ہے جیسے کسی کی طرف سے میرے لئے تحفہ کے طور پر بھیجا گیا ہو۔ مَیں ابھی اس کے بارہ میں سوچ ہی رہا تھا کہ اس ڈبہ کا رِبن خود بخود کھلنا شروع ہوا پھر یہ ڈبہ کھلا اور اس میں سے ایک سفید کاغذ نکلا جس پر جلی حروف میں یہ عبارت لکھی تھی:

''إِنَّکَ عَلَی الْحَقّ، اثْبُتْ وَاسْتَمِرْ'' یعنی تم حق پر ہو، اس پر ثابت قدمی اختیار کرو اور اسی نہج پر اپنا سفر جاری رکھو۔

مَیں یہ پڑھتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہتا ہوں: دیکھا تم نے، مَیں تمہیں نہ کہتا تھا کہ مَیں تمہیں حق کی طرف ہی بلاتا ہوں۔

اسیری کا شرف

15/مارچ 2010ء کو مصر میں جن احمدی احباب کو احمدی ہونے کے جرم میں گرفتار کیا گیا یہ عاجز بھی ان میں سے ایک تھا۔ (اس کیس کی تفصیل چند اقساط قبل گزر چکی ہے)۔ اس کیس میں میری بیوی کو بھی بلایا گیا۔ 25 جنوری 2011ء کو ہم دونوں میاں بیوی نے اس کیس کی پیشی پر جانا تھا کہ اسی دن مصر میں انقلابی تحریک چل نکلی اور حکومتی کوششیں دھری کی دھری رہ گئیں۔ اس کے تین دن کے بعد 28 جنوری 2011ء کو سب سے بڑا مظاہرہ کیا گیا جسے ''جمعة الغضب'' کا نام دیا گیا۔ اور عجیب بات ہے کہ عین اسی تاریخ کو تین سال قبل مصر میں نائل سات پر ایم ٹی اے کو بند کیا گیا تھا۔ ان مظاہرات کی وجہ سے 11 فروری 2011ء کو اس وقت کی موجودہ حکومت نے اقتدار سے ہٹنے کا فیصلہ کیا، لیکن سی آئی ڈی کا وہ شعبہ جس نے ہمیں گرفتار کیا تھا بدستور کام کرتا رہا۔ تاہم اگلے ہی ماہ 15 مارچ 2011ء کو اس کو بھی تحلیل کر دیا گیا اور یہ بعینہٖ وہی دن تھا جس میں ایک سال قبل ہماری گرفتاری کی کارروائی عمل میں لائی گئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے ایک سال گزرنے سے قبل ہی ہمیں اپنی تائید کے نظارے دکھا دیئے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

خلیفۂ وقت کی طرف سے ہدیہ

چند ماہ قبل حضور انور نے نہایت شفقت فرماتے ہوئے ہمیں أَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ والی انگوٹھی عطا فرمائی۔ اس کو پا کر ایک عجیب احساس تھا حتی کہ مَیں نے ڈاکٹر حاتم صاحب سے پوچھا کہ کیا اس انگوٹھی کو حضور انور کے دست مبارک نے چھوا ہے؟ انہوں نے کہا حضور انور نے یہ اپنے دست مبارک سے ہی یہ مجھے عطا فرمائی ہے۔ یہ سن کر شکر سے دل بھر گیا کہ کس طرح حضور انور اپنی تمام تر مصروفیات کے باوجود ہم جیسے معمولی غلاموں کو بھی یاد رکھتے ہیں۔ اور یہ بات ہمارے ثبات قدم کا باعث اور پہلے سے بڑھ کر خدا کی راہ میں قربانی کرنے کا حوصلہ دینے والی ہے۔

جیل کے دوران بھی جب کبھی حضور انور کی طرف سے خط آتا یا ہمیں پتہ چلتا کہ حضور انور نے ہمارے لئے احباب جماعت کو دعا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تو دل ایک عجیب جوش سے بھر جاتا تھا۔ خلافت ایک ایسی نعمت ہے جس کا ہم جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس نعمت کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔

مکرمہ صفاء صالح صاحبہ
اہلیہ مکرم اشرف عبد الفاضل الخیال

ایک ہی ملک اور معاشرے بلکہ ایک ہی گھر میں رہنے کے باوجود مکرم اشرف عبد الفاضل صاحب کی اہلیہ کے خیالات نزول مسیح وظہور مہدی کے بارہ میں یکسر مختلف تھے۔ وہ بیان کرتی ہیں:

مَیں تمنا کرتی تھی کہ مَیں نزول مسیح وظہور مہدی کا زمانہ نہ ہی دیکھوں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مَیں نے مولویوں کی زبانی اس زمانہ کے بارہ میں ایسی ایسی باتیں سنی ہوئی تھیں کہ جن کے تصور سے دل کانپ اٹھتا تھا۔ مثلاً یہ کہ نزول مسیح وظہور مہدی کے بعد قیامت آ جائے گی۔ مَیں ڈرتی تھی کہ اگر مسیح آ گئے تو پھر تو قیامت اور فناء کا ہی انتظار ہو گا جو نہایت المناک ہو گا۔ پھر اس انتظار کے عرصہ میں دجال نے بھی اپنے جوہر دکھانے ہیں اور نہ جانے کیا کیا ابتلا آئیں گے، کیونکہ اس کے فتنہ سے تو وہی بچے گا جس پر اللہ کا خاص فضل ہو گا۔ اس کے بعد یاجوج وماجوج نے بھی اسی عرصہ میں فساد کھڑا کرنا ہے بلکہ مَیں نے سنا تھا کہ وہ لوگوں کو کچا چبا جائیں گے۔ پھر دجّال کے گدھے نے بھی ظاہر ہونا ہے اور دَابَّةُ الْاَرْض نے نکلنا ہے اور ہر ایک کو کاٹتے پھرنا ہے۔ علاوہ ازیں اس زمانہ میں سورج بھی مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہونا شروع ہو جائے گا۔ مَیں ان امور سے اس قدر خائف

تھی کہ اکثر صبح اٹھ کر سورج کو دیکھتی کہ کہیں وہ مغرب سے تو طلوع نہیں ہوگیا۔

جماعت سے تعارف اور بیعت

میرے خاوند کو ان کے ایک ساتھی نے ایم ٹی اے کے بارہ میں بتایا۔ چنانچہ مَیں بھی ان کے ساتھ سارے پروگرام دیکھتی رہی۔قبل ازیں میرے خاوند نے یہ فیصلہ کیا ہوا تھا کہ وہ کسی جماعت یا فرقہ سے منسلک نہیں ہوں گے۔لیکن ایم ٹی اے دیکھنے کے بعد کہنے لگے کہ یہ جماعت اس قابل ہے کہ ہمیں اس میں شامل ہو جانا چاہئے۔انہوں نے مصر میں جماعت کی بعض کتب کے بارہ میں پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ یہاں پر میسر نہیں ہیں۔ بالآخر مجبور ہو کر انہوں نے فون کیا تو مرحوم مصطفیٰ ثابت صاحب سے بات ہوئی اور یوں ہمارا جماعت کے ساتھ رابطہ ہوگیا۔اور چند ماہ کی تحقیق کے بعد ہم میاں بیوی نے بیعت کرلی۔

مبشر رؤیا

جماعت سے تعارف ہونے سے چند ماہ قبل مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں ایک راستہ پر چلنا یا اسے عبور کرنا چاہتی ہوں لیکن ایسا کرنے سے قاصر رہتی ہوں۔ اچانک کیا دیکھتی ہوں کہ مَیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں کھڑی ہوں اور میرے ساتھ ایک اور نوجوان لڑکی بھی کسی قدر پریشان کھڑی ہے۔مَیں اسے کہتی ہوں کہ اب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ راستہ عبور کروا دیں گے۔اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی لیکن فرط خوشی سے میرے آنسو رواں تھے کیونکہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلی دفعہ خواب میں دیکھا تھا۔

مَیں نے ابن سیرین کی تعبیر رؤیا میں اس خواب کی تعبیر دیکھی تو لکھا تھا کہ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے دیکھا تو اس کے سارے کام سیدھے ہو جائیں گے۔

چنانچہ قبول احمدیت کے بعد مجھے اس کی سمجھ آئی کہ مَیں بفضلہٖ تعالیٰ حق پر قائم ہوں اور سیدھے راستے پر ہوں۔

مخالفت اور خدا تعالیٰ کے نشانات

بیعت کے بعد ہم نے عزیز و اقارب کو بھی تبلیغ کی اور مَیں نے اپنے کام پر لوگوں کو ایم ٹی اے کے بارہ میں بتانا شروع کر دیا۔اسی طرح مَیں اپنے مطالعہ کے لئے کوئی جماعتی کتاب بھی لے جایا کرتی تھی تا کہ وقفہ کے دوران یا جب بھی کچھ وقت ملے تو مطالعہ کر سکوں۔ جب میرے آفس کے انچارج کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا اور میرے دیگر ساتھیوں کو بھی تنبیہ کر دی کہ نہ تو کوئی یہ چینل دیکھے نہ ہی اس احمدی عورت کے ساتھ اس بارہ میں گفتگو کرے کیونکہ یہ باتیں دین کو خراب کرنے والی ہیں۔ مَیں نے قرآن کریم کی تجوید کے ساتھ تلاوت کرنا اسی آفس انچارج سے سیکھا تھا اور کچھ روز قبل ہی اس نے مجھے اپنی خواب سنائی تھی۔اس نے دیکھا کہ مَیں لوگوں کے ہجوم میں قرآن کریم کی تلاوت کر رہی ہوں جبکہ لوگ شور مچا رہے ہیں اور کوئی سن نہیں رہا۔

اب جب مَیں نے انہیں حق کی طرف بلایا تو سب نے اپنے کان بند کر لئے اور مجھے دھمکیاں دینے لگے اور اتہامات والزامات سے بھری آوازیں بلند کرنے لگے۔

ان میں سے ایک نے مجھے کہا: تم عورت ہو، تمہارا دینی امور سے کیا واسطہ؟ یہ کام مردوں، اور علماء کا ہے، عورتوں کا نہیں۔

جبکہ دوسرے نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گالی دی، تو مَیں نے کہا اب میرا یہاں بیٹھے رہنا اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔لہذا مَیں فوراً وہاں سے نکل گئی۔میرے نکلتے ہوئے دیگر ساتھی بھی آوازے کسنے لگے۔

اگلے روز ان سب نے اتفاق رائے سے میری اس جگہ سے تبدیلی کر کے کسی بستی میں تعیناتی پر اتفاق کیا۔اور مجھے پر اس قدر دباؤ ڈالا گیا کہ مَیں نے مجبوراً اپنے ٹرانسفر لیٹر پر دستخط کر دیئے۔لیکن رات کو انہوں نے میرے خاوند کو پیغام بھجوایا کہ آپ کی اہلیہ کو کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کل سے وہ اسی جگہ ہی کام کے لئے آئے جہاں وہ گذشتہ چودہ سال سے کام کر رہی ہے۔ اگلے دن مجھے کسی نے بتایا کہ انچارج آفس تمام لوگوں کی اس حرکت سے سخت خائف ہو گیا تھا، لہذا انہوں نے ہی پیغام بھجوا کر ٹرانسفر روک دیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ عجیب نشان بھی دکھایا کہ وہ شخص جس نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو گالی دی تھی اچانک ایک موذی مرض میں گرفتار ہوا اور کام کے دوران ہی اسے موت نے آلیا۔ یوں اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ أَرَادَ اِھَانَتَکَ کا ایک نظارہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی دکھا دیا۔

دوسری طرف پہلے تو کوئی بات سنتا ہی نہ تھا جبکہ اب خدا کے فضل ان میں سے ایک اس حد تک مطمئن ہے کہ وہ احمدیت قبول کرنے کو تیار ہے لیکن بعض ملکی حالات کی بنا پر کسی قدر متردّد ہے۔ جبکہ دیگر بھی کئی ساتھی اب بات سننے لگے ہیں۔فالحمدللہ۔

حضور انور کی طرف سے ہدیہ

مجھے بھی میرے خاوند کی اسیری کے دوران تنگ کیا گیا اور تحقیق کی غرض سے بلایا گیا۔حضور انور نے نہایت شفقت فرمائی کہ مجھے بھی انگوٹھی ہدیہ کے طور پر ارسال فرمائی۔

مَیں نے احمدیت قبول کرنے کے بعد خواب میں دیکھا تھا کہ مَیں ایک چھوٹی سے دکان کے سامنے کھڑی ہوں کہ ایک شخص مجھے آوازیں دیتے ہوئے کہتا ہے کہ آپ کے لئے امام مہدی کی طرف سے تحفہ آیا ہے۔ یہ کہہ کر وہ ایک لفافہ میرے ہاتھ میں تھما دیتا ہے ۔مَیں کھول کر دیکھتی ہوں تو اس میں ایک سرخ رنگ کی بیڈ شیٹ ہے جس پر خوبصورت نقش و نگار ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ حضور انور کی طرف سے مرسلہ انگوٹھیوں میں سے صرف ایک ہی ایسی تھی جس میں سرخ رنگ کا نگینہ تھا اور اس پر أَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا نقش تھا، اور اس کے علاوہ اور کوئی انگوٹھی مجھے فٹ نہ آئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

(باقی آئندہ)

✡✡✡✡✡✡

وقفِ نو میں شمولیت کے لئے درخواست بھجوانے والے

والدین سے ضروری گزارش

(ڈاکٹر شمیم احمد ۔انچارج شعبہ وقفِ نو مرکزیہ لندن)

وقفِ نو میں شمولیت کے لئے اکثر والدین اب خط لکھنے کی بجائے فیکس کا استعمال کر رہے ہیں۔فیکس کے ضمن میں جو مشکلات پیش آ رہی ہیں انہیں مدِ نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل امور پیش کئے جا رہے ہیں اور گزارش کی جاتی ہے کہ انہیں ملحوظ رکھا جائے۔

1 ۔کوشش کی جائے کہ فیکس کے لئے بڑے سائز کا کاغذ استعمال نہ کیا جائے۔کاغذ اگر A-4 سائز سے بڑا ہو گا تو فیکس کے پرنٹ میں بہت کچھ لکھائی کٹ جائے گی۔

2۔جب فیکس کے لئے خط لکھیں تو ہمیشہ سفید کاغذ استعمال کریں ۔رنگ دار کاغذ کا پرنٹ بعض دفعہ بالکل سیاہ ہو جاتا ہے جسے پڑھا نہیں جا سکتا۔اگر آپ کا پتہ کٹ گیا تو آپ کو جواب نہیں دیا جا سکے گا۔

3 ۔کاغذ ہمیشہ بغیر لائن والا استعمال کریں ۔ لائن والے کاغذ کا پرنٹ بعض دفعہ صحیح نہیں نکلتا یا لکھائی کٹ جاتی ہے۔

4۔لکھنے کے لئے نیلی سیاہی یا پینسل کی بجائے کالی سیاہی استعمال کی جائے تا کہ پرنٹ اچھا اور صاف نکل سکے۔اگر اردو ٹائپ کرنے کی سہولت حاصل ہو تو بہت بہتر ہوگا کہ خط اردو میں ٹائپ کر کے فیکس کیا جائے۔

5۔اس بات کو مدنظر رکھیں کہ خط مختصر ہو اور ایک صفحہ سے زائد نہ ہو۔بعض لوگ کئی صفحات پر مشتمل فیکس کرتے ہیں جن میں سے بعض صفحات پرنٹ نہیں ہوتے اور پتہ نہیں لگتا کہ لکھنے والے نے کیا لکھا تھا۔

6۔خط کے چاروں طرف کم از کم ایک انچ کا حاشیہ ضرور چھوڑا جائے ،بعض لوگ حاشیہ بالکل نہیں چھوڑتے اور انتہائی اوپر سے لکھتے ہوئے آخر تک لکھتے چلے جاتے ہیں نہ دائیں طرف اور نہ ہی بائیں طرف جگہ چھوڑتے ہیں جس کی وجہ سے پرنٹ میں اُن کا نام اور پتہ کٹ جاتا ہے۔ایسے خطوط پر کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

7۔وقف کی درخواست اگر والد کی طرف سے ہو تو وہ اپنی اہلیہ کا نام اور اسی طرح اگر والدہ کی طرف سے ہو تو وہ اپنے خاوند کا نام ضرور درج کریں۔یہ بھی نوٹ کر لیا جائے کہ وقف نو میں شمولیت کی درخواست صرف والدین کر سکتے ہیں۔وقفِ نَو کی اصولی ہدایات کے تحت رشتہ داروں اور عزیزوں کی طرف سے لکھی گئی درخواستوں کو قبول نہیں کیا جاسکتا۔

8۔درخواست ہے کہ اپنے ناموں کو احتیاط سے اور ہمیشہ ایک طرح لکھا کریں۔بعض لوگ اپنے نام احتیاط سے نہیں لکھتے یا نام بدلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ریکارڈ میں خرابی ہونے کا احتمال ہے مثلاً اگر کسی کا نام عبدالماجد احمد طارق ہے تو ہمیشہ ایسا ہی لکھا جانا چاہئے۔اسے اگر طارق احمد ماجد لکھا جائے گا تو اس سے ریکارڈ میں خرابی ہونے کا خدشہ ہے کیونکہ کمپیوٹر بدلتے ہوئے ناموں کو نہیں سمجھ سکتا۔

9۔فیکس کرنے کے بعد چیک کیا جانا چاہئے کہ کیا فیکس دوسری طرف پہنچ گئی ہے کہ نہیں۔بعض مشینوں میں یہ سہولت ہوتی ہے کہ وہ رسید بھی پرنٹ کر دیتی ہیں جس سے اطمینان ہو جاتا ہے کہ فیکس دوسری جانب پہنچ گئی ہے۔

10 ۔جو احباب وقف کی درخواستیں ربوہ بھجواتے ہیں وہ کافی عرصہ کے بعد لندن پہنچتی ہیں اس لئے کوشش کریں کہ وقف کی درخواستیں براہ راست لندن کے پتہ پر بھجوائی جائیں ۔اسی طرح جو لوگ وقف کی درخواستیں اپنی مقامی جماعت میں جمع کرواتے ہیں وہ بھی بہت دیر کے بعد لندن موصول ہوتی ہیں۔اس لئے اسی لحاظ سے جواب تاخیر سے ملے گا۔

11 ۔گزارش ہے کہ وقف کی درخواست میں صرف وقف کا ذکر کیا جائے بقیہ امور کے لئے الگ خط تحریر کیا جائے۔اگر نام تجویز کرنے کی درخواست ایک ہی خط میں کر دی جائے تو بہت بہتر ہوگا۔

12 ۔بعض مجبوریوں کی بنا پر پاکستان کی ڈاک براہ راست گھروں کے ایڈریس پر نہیں بھجوائی جاتی اس لئے جواب پہنچنے میں دیر لگتی ہے۔ پاکستان کے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ درخواست بھجوانے کے کچھ عرصہ بعد اپنی مقامی جماعت سے رابطہ کیا کریں اور وہاں سے جواب حاصل کریں۔

13 ۔درخواست پر اپنا مکمل پتہ ضرور لکھا جانا چاہئے جس کے بغیر جواب کی توقع نہیں رکھی جانی چاہئے۔اسی طرح گھر کا یا موبائل فون نمبر اور اگر ای میل ایڈریس ہو تو وہ بھی ضرور درج کریں۔شعبہ وقف نو آپ سے فون کے ذریعہ رابطہ کر سکتا ہے۔

14 ۔بعض احباب حوالہ نمبر کے لئے یا دیگر امور کے لئے مختلف شعبوں کو لکھتے رہتے ہیں۔نوٹ فرمالیں کہ وقف نو کے تمام امور کے لئے نیز حوالہ نمبر کے لئے صرف انچارج شعبہ وقفِ نَو لندن کو لکھا جانا چاہئے اور اس میں مکمل تفصیل درج ہونی چاہئے یعنی نام والد، نام والدہ، نام دادا، نام واقف اور اس کی تاریخ پیدائش اور گھر کا مکمل پتہ۔اگر آپ کا ای میل یڈریس ہو اور وہ صاف حروف میں لکھا ہوا ہو تو حوالہ نمبر آپ کی خدمت میں ای میل کے ذریعہ بھی بھجوایا جا سکتا ہے۔

15 ۔وقف نو کے امور کے لئے شعبہ وقف نو سے ای میل کے ذریعہ بھی مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کیا جا سکتا ہے:

waqfenoulondon@hotmail.co.uk

اس بات کی درخواست کی جاتی ہے کہ یہ ای میل صرف وقف نو کے متعلقہ امور کے لئے استعمال کی جائے۔

✡✡✡✡✡✡✡

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

خطبہ جمعہ

جب بھی جماعت پر ابتلا کے دور کی شدت آتی ہے انبیاء کی تاریخ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا دور ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی اس یقین پر بھی قائم کرتا ہے کہ یہ ابتلا اور امتحان کے دور آئندہ غلبہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں ایمان میں ترقی کی طرف بڑھاتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں۔

آج پاکستان میں بسنے والا احمدی صرف اپنی جان و مال کے نقصان کی وجہ سے ہی پریشان نہیں ہے یا فکر مند نہیں ہے۔ زیادہ بے چین کرنے والی یہ چیز ہے کہ یہ ظالم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق انتہائی نازیبا الفاظ میں اشتہار چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں۔

صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں، دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تا کہ ملک میں جلد امن و سکون قائم ہو سکے، تا کہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے متعلق جھوٹ اور مغلظات کے جو طومار باندھے جا رہے ہیں اُن کا خاتمہ ہو اور ملک بچ جائے ورنہ ملک کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔

اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔ اگر سو فیصد میں انقلاب پیدا نہیں ہوتا تو ہمارے میں سے اکثریت میں یہ انقلاب پیدا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم پہلے سے بڑھ کر فتوحات کے نظارے دیکھیں گے۔

آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔

دعا سے متعلق بعض اہم آداب کا تذکرہ جنہیں دعا کے وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے یہاں تک کہ عرش الٰہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔

اپنی راتوں کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جلد تر اپنے حق میں پورا کروانے کی کوشش کرنے والے بنیں۔

پاکستان کے موجودہ حالات میں احباب جماعت کو نہایت پُر درد اور پُر تاثیر الفاظ میں دعاؤں کی خصوصی تحریک۔

ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب شہید آف شیخوپورہ کی شہادت نیز مکرم عبدالجبار صاحب ابن مکرم فضل دین صاحب (ربوہ)
اور مکرم ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کی وفات کا تذکرہ اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7/اکتوبر 2011ء بمطابق 7/اخاء 1390 ہجری شمسی بمقام ہیمبرگ (Hamburg)۔ جرمنی

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت اور احمدیوں کو تکلیفیں پہنچانا کوئی آج کا یا جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ماضی قریب کا قصہ نہیں ہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ کے ساتھ ہی اس مخالفت کی بنیاد پڑ گئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے بعض قریبی جو دوستی کا دم بھرتے تھے جن کے نزدیک آپ سے زیادہ اسلام کی خدمت کرنے والا اُس زمانے میں اور کوئی پیدا نہیں ہوا تھا، لیکن جب دعویٰ سنا، جب آپ کا یہ اعلان سنا کہ اللہ تعالیٰ نے بار بار مجھے کہا ہے کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ تم ہی ہو، اس زمانے میں بندے کو خدا سے ملانے والے اور خدا کے اس زمانے میں محبوب تم اس لئے ہو کہ آج تم سے بڑھ کر حبیبِ خدا سے محبت کرنے والا اور کوئی نہیں ہے، تم ہی ہو جو وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (الجمعة:4) کے مصداق ہو، تو ان سب لوگوں نے جو آپ کو اسلام کا پکا اور سچا مجاہد سمجھتے تھے کہ اس وقت زمانے میں آپ جیسی کوئی مثال نہیں ہے تو انہوں نے نہ صرف یہ کہ آپ سے آنکھیں پھیر لیں بلکہ آپ کو تکالیف پہنچانے اور آپ کی ایذا رسانی کے لئے غیر مسلموں کے ساتھ مل کر، اُن لوگوں کے ساتھ مل کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں پیش پیش تھے آپؑ کے خلاف قتل تک کے ناجائز مقدمات کروائے اور اُن میں بڑھ بڑھ کر اپنی گواہیاں اور شہادتیں پیش کیں۔

پس یہ مخالفت جس کا آج تک ہم سامنا کر رہے ہیں یہ کوئی جماعت احمدیہ میں نئی چیز نہیں ہے۔ آپؑ کو بذاتِ خود جب آپ کے ساتھ چند لوگ تھے، جیسا کہ مَیں نے کہا، اس ظالمانہ مخالفت سے گزرنا پڑا۔ مقدمے بھی قائم ہوئے۔ پھر آپ کی زندگی میں ہی آپ کے ماننے والوں کو دنیاوی مال و اسباب سے محروم ہونے کی سزا سے گزرنا پڑا۔ بیوی بچوں کی علیحدگی کی سزا سے گزرنا پڑا، یہاں تک کہ اپنے مریدوں میں سے

دووفا شعاروں کی زمینِ کابل میں شہادت کی تکلیف دہ اور بے چین کرنے والی خبر بھی آپ کو سننا پڑی۔ اُن میں سے ایک شہید وہ تھے جو رئیسِ اعظم خوست تھے، جن کے اپنے مرید ہزاروں میں تھے، جو بادشاہ کے دربار میں بڑی عزت کا مقام رکھتے تھے۔ پس آپ کو ایسے وفا شعار، فرشتہ صفت، بزرگ سیرت مرید کی شہادت کی خبر کا صدمہ سہنا پڑا۔ آپ نے اس شہید کی شہادت پر تفصیل سے ایک کتاب ''تذکرۃ الشہادتین'' لکھی۔ اُس میں اُن کی نیکی، تقویٰ، قبولِ احمدیت اور سعادت اور غیر معمولی ایمانی حالت کا ذکر کرنے کے ساتھ شہادت کے واقعات بھی مختلف خطوط سے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اُن کے مریدوں نے لکھے تھے اُن میں سے خلاصۃً لے کر اُن واقعات کا بھی ذکر کیا، اور آخر میں آپ فرماتے ہیں کہ:

''اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا''۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پھر اُسی کتاب میں آپؑ ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان'' (یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جیسا ایمان) ''حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں، کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اُس کا نام مومن نہیں''۔ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60)

پس یہ دعا ہے جو ہر احمدی کو کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ہم جانتے ہیں کہ انبیاء کی تاریخ یہی بتاتی ہے کہ اُن پر اُن کے ماننے والوں پر سختیاں اور تنگیاں وارد کی گئیں اور یہاں تک کہ ہمارے آقا و مولیٰ محبوب خدا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ کی خاطر میں نے زمین و آسمان پیدا کئے، آپ کو اور آپ کے ماننے والوں کو بھی ان مصائب سے اور تکالیف سے گزرنا پڑا۔ تاریخ اکثر لوگ پڑھتے ہیں پتہ ہے، علم ہے۔ مال، اولاد کی قربانی کے ساتھ سینکڑوں کو جان کی قربانی دینی پڑی۔

پس جب بھی جماعت پر ابتلا کے دور کی شدت آتی ہے انبیاء کی تاریخ اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کا دور ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور ساتھ ہی اس یقین پر بھی قائم کرتا ہے کہ یہ ابتلا اور امتحان کے دور آئندہ غلبہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں ایمان میں ترقی کی طرف بڑھاتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتے ہیں۔ ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں۔ بیشک صحابہ رضوان اللہ علیہم نے جان، مال، وقت کی قربانیاں اسلام کی ترقی کے راستے میں دینے سے دریغ نہیں کیا لیکن اسلام کا غلبہ اور فتوحات صرف اس امتحان کا نتیجہ نہیں تھیں بلکہ اُن مسلمانوں کا جو خدا تعالیٰ سے خاص تعلق تھا، دعاؤں کے لئے جس طرح خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے تھے، اور سب بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو رات کو اپنی دعاؤں سے عرش کے پائے ہلا دیا کرتے تھے اُس نبی کی دعائیں جو خدا تعالیٰ میں فنا ہو چکا تھا، جس نے اپنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے قربان کر دیا تھا، اصل میں اُس فانی فی اللہ کی دعاؤں نے وہ عظیم انقلاب پیدا کیا تھا۔ لیکن کیا اللہ تعالیٰ کے اس پیارے کی دعاؤں کی قبولیت کے ذریعے اسلام کی تاریخ کا غلبہ اور فتوحات کا زمانہ صرف پچاس ساٹھ سال یا پہلی چند صدیوں کا تھا؟ یقیناً نہیں۔ آپؐ جب تا قیامت خاتم الانبیاء کا لقب پانے والے ہیں تو یہ غلبہ بھی تا قیامت آپ کے حصے میں ہی آنا تھا۔ بیشک ایک اندھیرا زمانہ بیچ میں آیا اور گزر گیا لیکن آخرین کے ملنے سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے جانے کے بعد پھر وہ دور شروع ہونا تھا جس نے اسلام کی ترقی کے وہی نظارے دیکھنے تھے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے دیکھے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے سب سے بڑھ کر اور پھر اُس کے بعد تابعین نے، وہ لوگ جنہوں نے صحابہ سے فیض پایا اور پھر وہ لوگ جنہوں نے اُن سے فیض پایا، اُن سب کا انحصار سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی ذات پر تھا، نہ کہ اپنی کوششوں پر، اور اس کے لئے وہ دعاؤں پر زور دیتے تھے، اپنی راتوں کو دعاؤں سے سجاتے تھے۔

پس آخرین کے دور میں تو خاص طور پر جب تلوار کی جنگ اور جہاد کا خاتمہ ہو گیا، دعاؤں کی خاص اہمیت ہے اور اس کو ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ بیشک یہ زمانہ علمی جہاد کا ہے اور براہین اور دلائل کی اہمیت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان براہین و دلائل سے جماعت کو لیس کر دیا ہے اور دنیا کا کوئی دین اسلام کی، قرآن کی عظیم الشان تعلیم کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ لیکن اصل یہی ہے کہ علم و براہین بھی تب کام آئیں گے جب اللہ تعالیٰ کا فضل ہو اور اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے لئے اُس کے حضور جھکنا اور دعاؤں کا حق ادا کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

اس وقت جماعت احمدیہ جہاں دوسرے مذاہب کے سامنے اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے سینہ سپر ہے اور دونوں طرف سے ظاہری اور چھپے ہوئے مخالفین کا سامنا کر رہی ہے۔ دنیا کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خوبصورت چہرہ اور آپ کی سیرت کے حسین پہلو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دشمن کے آپؐ پر حملوں کے نہ صرف جواب دے رہی ہے۔ بلکہ آپؐ پر اعتراض کرنے والوں کو اُن کا اپنا چہرہ بھی دکھا رہی ہے۔ قرآن کریم پر اعتراضات کے جواب دے رہی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی برتری دنیا کی دوسری مذہبی کتابوں پر ثابت کر رہی ہے۔ چند سال پہلے جب یہاں جرمنی میں ہی پوپ نے اسلام اور قرآنی تعلیم پر اعتراض کیا تھا تو مَیں نے جرمنی کی جماعت کو کہا تھا کہ اُس کا جواب کتابی صورت میں شائع کریں اور جرمن جماعت کے بہت سارے لوگوں نے مل کے یہ جواب تیار کیا اور اللہ کے فضل سے بڑا اچھا جواب تیار کیا۔ کسی اور مسلمان فرقے کو اس طرح تفصیلی جواب کی بلکہ مختصر جواب کی بھی توفیق نہیں ہوئی۔ پھر امریکہ میں جو پادری اسلام کی تعلیم کے خلاف بڑا شور مچاتا رہتا ہے، اس کے علاوہ بعض اور جو اسلام پر اعتراض کرنے والے ہیں اور لکھنے والے ہیں، اُن کے اعتراضات کے جواب دیئے، اُن کو چیلنج دیا لیکن مقابلے پر نہیں آئے۔ ہالینڈ، ڈنمارک وغیرہ میں اعتراضات کے جواب دیئے بلکہ اُن کو اُن کا آئینہ دکھایا کہ وہ کیا ہیں۔ پس اسلام مخالف طاقتوں سے تو ہم نبرد آزما ہیں ہی لیکن اس کے ساتھ ہمارے اپنے بھی ہمارے مخالف ہیں اور مخالفت میں تمام حدوں کو پھلانگ رہے ہیں۔ مسلمان کہلا کر پھر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کے نام پر آپ کے عاشقِ صادق پر ظالمانہ حملے کر رہے ہیں۔ آپ کی جماعت پر ظالمانہ اور بہیمانہ حملے کر رہے ہیں اور پاکستان کے نام نہاد علماء اس میں سب سے پیش پیش ہیں، آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تذکرۃ الشہادتین میں یہ لکھا ہے کہ امیرِ کابل بھی مولویوں سے خوفزدہ ہے اور مولویوں کے کہنے پر صاحبزادہ صاحب کی شہادت بھی ہوئی۔ شاید اُس کے دل میں اُن کا کوئی احترام تھا۔ باوجودیکہ وہ وہاں کا بادشاہ تھا مگر اس امیر کی ڈور اُن مولویوں کے ہاتھ میں تھی۔ (ماخوذ از تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 60) بعینہٖ اسی طرح آج پاکستان میں حکومت اور اس کی وجہ سے عوام بھی، کیونکہ عوام تو خوفزدہ رہتے ہیں، ان ظالم علماء کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں۔ یا یہ حکومتی کارندے اکثر وہ لوگ ہیں جو اِن مولویوں کی انسانیت سوز باتوں کو ماننے پر مجبور ہیں۔ بہر حال آج پاکستان میں بسنے والا احمدی صرف اپنی جان و مال کے نقصان کی وجہ سے ہی پریشان نہیں ہے یا فکر مند نہیں ہے۔ بہت سے احمدی لکھتے ہیں کہ اب تو لگتا ہے کہ یہ ہماری زندگیوں کا حصہ ہے۔ ہم تو اپنی جانیں ہتھیلی پہ لئے پھر رہے ہیں۔ اب تو یہ معمول بن گیا ہے۔ یہ خوف تو کوئی اتنا زیادہ نہیں رہا لیکن ہمیں زیادہ بے چین کرنے والی چیز یہ ہے کہ یہ ظالم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انتہائی نازیبا الفاظ میں اشتہار چھاپ کر تقسیم کرتے ہیں۔ بڑے بڑے پوسٹر لگاتے ہیں اور سرکاری عمارتوں پر لگا دیتے ہیں بلکہ نازیبا تو ایک عام لفظ ہے، انتہائی گھٹیا اور لچر الفاظ استعمال کرتے ہیں جن کو ایک شریف آدمی پڑھ اور سُن بھی نہیں سکتا۔ یہ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ یہ الفاظ جو ہیں، یہ اشتہارات جو شائع ہوتے ہیں یہ ہمارے نقصانوں سے زیادہ ہمارے دلوں کو زخمی کرنے والے ہیں۔ ہمیں بے چین کر رہے ہیں۔ یہ گندی زبان لاؤڈ سپیکروں پر سُن کر اور گندہ لٹریچر دیکھ کر ہمارا دل خون کے آنسو روتا ہے اور جب حکومتی کارندوں اور اربابِ حکومت کو کہو تو یا سُن کر دوسرے کان سے اُڑا دیتے ہیں یا پھر کہہ دیتے ہیں کہ ہم کچھ نہیں کر سکتے، مجبوریاں ہیں۔ بہر حال صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔

پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں۔ دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کر لیں۔ اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کے لئے وہ حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے جس نے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے لئے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تھے۔ آج دعائیں ہی ہیں جو ہمارے دلوں کو ان لوگوں کے چرکے لگانے اور حملوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ یہ دعائیں ہی ہیں جو ہمیں ان لوگوں سے محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ مخالفین کی اسلام کے نام پر، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر، احمدیت دشمنی میں جس قدر تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے اُسی قدر تیزی سے ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ہونی چاہئے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جلد جذب کرنے والے بنیں۔

پاکستان میں رہنے والے احمدیوں کو مَیں خاص طور پر توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ دعاؤں کی طرف، صرف عام دعائیں نہیں بلکہ خاص دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں بلکہ ان دعاؤں کے ساتھ ہفتے میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا شروع کر دیں۔ اسی طرح دنیا میں بسنے والے پاکستانی احمدی بھی اپنے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت زیادہ دعائیں کریں۔ اسی طرح دنیا بھر کے احمدی بھی جو پاکستانی نہیں ہیں اپنے پاکستانی احمدی بھائیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ان ظلم کرنے والوں کی جلد صفیں لپیٹ دے تاکہ ملک میں جلد امن وسکون قائم ہو سکے، تاکہ خدا تعالیٰ کے فرستادہ کے متعلق جھوٹ اور مغلظات کے جو طومار باندھے جا رہے ہیں اُن کا خاتمہ ہو اور ملک بچ جائے ورنہ ملک کے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں۔ یقیناً پاکستانی احمدیوں کا یہ حق ہے کہ اُن کے لئے غیر پاکستانی احمدی بھی دعائیں کریں کیونکہ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام آپ تک پہنچایا ہے۔ یقیناً جب اضطراری کیفیت میں دعائیں کی جائیں تو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور آج جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلاف دریدہ دہنی کی انتہا ہو رہی ہے، اس سے زیادہ اور کونسی تکلیف ہے جو ہم میں اضطرار پیدا کرے گی۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ مضطر کی دعا خدا تعالیٰ کبھی ردّ نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں ایک جگہ پر اپنی شناخت کی یہ علامت ٹھہرائی ہے کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو بیقراروں کی دعا سنتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے، اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ (سورۃ النمل آیت: 63)“۔

(ایّام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 260-259)

پھر فرماتے ہیں: ”یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ بڑا بے نیاز ہے۔ جب تک کثرت سے اور بار بار اضطراب سے دعا نہیں کی جاتی وہ پروا نہیں کرتا۔ دیکھو کسی کی بیوی یا بچہ بیمار ہو یا کسی پر سخت مقدمہ آجاوے تو ان باتوں کے واسطے اُس کو کیسا اضطراب ہوتا ہے۔ پس دعا میں بھی جب تک سچی تڑپ اور حالتِ اضطراب پیدا نہ ہو تب تک وہ بالکل بے اثر اور بیہودہ کام ہے۔ قبولیت کے واسطے اضطراب شرط ہے جیسا کہ فرمایا اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ ......“۔ (ملفوظات جلد نمبر 5 صفحہ 455 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پس آج ہر احمدی کو خاص طور پر اضطراری حالت میں یہ دعائیں کرنی چاہئیں اور پھر پاکستان کے احمدیوں کو تو پاکستان کے حالات کے حوالے سے خاص طور پر بہت زیادہ کرنی چاہئیں۔ احمدیوں پر ظلم کی انتہا سے نجات کے لئے بہت زیادہ اور اضطراب سے دعاؤں کی ضرورت ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان کے رہنے والے بعض احمدی تو، تمام نہیں، اس اضطراب کا اظہار بعض جگہ کر بھی رہے ہیں۔ اس کا مزید اظہار ہونا چاہئے۔ مزید اس کا اظہار کریں اور ہر احمدی خالص ہو کر ظالموں اور ظلموں سے نجات کے لئے دعا کرے۔ یہی ہمارے ہتھیار ہیں اور اسی کی طرف بار بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں توجہ دلائی ہے۔ مجھے یاد ہے خلافتِ رابعہ میں جب مَیں ربوہ میں تھا تو خلیفۂ رابعؒ نے مجھے ناظرِ اعلیٰ مقرر کر دیا تھا۔ پاکستان کے حالات کے متعلق اُس وقت دعا کی، حالانکہ اُس وقت حالات آجکل کے حالات کے عُشرِ عشیر بھی نہیں تھے، کوئی نسبت بھی نہیں تھی تو خواب میں مجھے یہ آواز آئی کہ اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جُھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے۔

مَیں پہلے دن سے ہی جماعت کو اپنی حالتوں کی درستی کی طرف اور دعاؤں کی طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ بہت توجہ کریں۔ پاکستان میں جماعت کو دعاؤں کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ لاشعوری طور پر میرا ہر مضمون اسی طرف پھر جاتا ہے۔ پس یہ تو یقینی بات ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ جو خدا تعالیٰ کا غلبے کا وعدہ ہے وہ تو پورا ہونا ہی ہے اور نہ صرف پورا ہونا ہے بلکہ ہو رہا ہے۔ اس وعدہ کے پورا ہونے کا نظارہ ہم پاکستان میں بھی دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے باوجود نامساعد حالات کے وہاں جماعت ترقی کی طرف قدم بڑھا رہی ہے۔ دشمن کا ہر حربہ اور ہر حملہ جس شدت اور جس نیت سے کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے دشمن کو وہ نتائج حاصل نہیں کرنے دیتا۔ دشمن کے بڑے خطرناک عزائم ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کی حفاظت فرماتا چلا جا رہا ہے لیکن یہ ابتلا ہمیں اس طرف شدت سے راغب کرنے والے ہونے چاہئیں کہ ہم پہلے سے بڑھ کر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ سے مدد مانگیں۔ ہمارا ہر بچہ، جوان، بوڑھا، مرد اور عورت اپنے نفسانی جذبات وخواہشات کو پرے پھینک کر اللہ تعالیٰ کے حکموں کے آگے مکمل طور پر گردن جھکا کر حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی مکمل کوشش کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے تو پھر یہ ظالم اور ظلم ہماری آنکھوں کے آگے انشاء اللہ تعالیٰ فنا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیر نے تو انشاء اللہ تعالیٰ غالب آنا ہے لیکن اس تقدیر کے غالب آنے میں جلدی یا دیر بعض دفعہ بندوں کے اعمال اور دعاؤں پر بھی منحصر ہوتی ہے۔ بعض دفعہ ایک نسل کو بھی انتظار کرنا پڑتا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ یہ اشارہ کرے کہ مَیں نے تو اس کام کو کرنا ہی ہے لیکن اگر تمہیں جلدی ہے تو پھر اپنے اندر اس فیصلہ کے، جو مَیں نے مقدر کیا ہوا ہے، جلد پورا کرنے کے لئے ایک انقلاب پیدا کرو، اپنی طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کرو تو ہمیں خدا تعالیٰ کے پیغام کو سمجھنا چاہئے۔

پس آئیں اور آج اپنی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے عرش کے پائے ہلانے کی کوشش کریں۔ ہم میں سے ہر ایک خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جو یقیناً ہمارے لئے جوش میں ہے پہلے سے بڑھ کر جوش میں آئے اور ہمیں ان ظالموں سے نجات دلوائے۔ اگر سو فیصد میں انقلاب پیدا نہیں ہوتا تو ہمارے میں سے اکثریت میں اگر یہ انقلاب پیدا ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم پہلے سے بڑھ کر فتوحات کے نظارے دیکھیں گے۔

اللہ کرے کہ ہم دعا کی روح کو سمجھنے والے اور اس کے آداب کو بھی مدّنظر رکھنے والے ہوں تاکہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جلد سے جلد جذب کرنے والے بن سکیں۔ کبھی یہ احساس ہمارے دل میں نہ آئے کہ ہم اتنی دعائیں کر رہے ہیں پھر بھی خدا تعالیٰ قبول نہیں کر رہا یا وہ نظارے نہیں دکھا رہا۔ اوّل تو اللہ تعالیٰ دعائیں قبول فرما رہا ہے۔ بلکہ ہماری معمولی دعاؤں کو، ہماری معمولی کوششوں کو اپنی رحمتِ خاص سے اتنے پھل لگا رہا ہے کہ اُنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین بڑھتا ہے۔ ایک تو جیسا کہ میں نے کہا کہ پاکستان میں جس طرح دشمن کے منصوبے ہیں اور اُن میں روز بروز جس طرح تیزی آ رہی ہے اس کے مقابلے میں اُن کی کامیابی کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر پاکستان میں ہی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایمان میں ترقی کر رہی ہے اور ویسے بھی اللہ تعالیٰ کے بیشمار فضل ہیں جو وہ دیکھ رہی ہے اور پھر دنیا میں جس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو متعارف کروا رہا ہے اور ترقیات دکھا رہا ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے ہماری معمولی کوششوں اور معمولی دعاؤں کے پھل ہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر کسی کے ذہن میں یہ ہلکا سا بھی شائبہ ہے کہ نعوذ باللہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ نہیں سنتا تو اُسے استغفار کرنی چاہئے اور یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ مالک ہے اور ہمارا کام مالک سے مانگتے چلے جانا ہے۔ اس کے بھی کچھ آداب ہیں اور یہ آداب ادا کرنا ہمارا کام ہے جنہیں ہم نے پوری طرح ادا کرنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام دعا کے آداب کے بارے میں ہمیں خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ دعا کرتے ہوئے کبھی تھک کر مایوس نہیں ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہئے کہ وہ سنتا نہیں۔ ایک تو دعاؤں کی قبولیت قانونِ قدرت کے تحت اپنا وقت لیتی ہے، دوسرے قبولیت کے نظارے ضروری نہیں کہ اُسی صورت میں نظر آئیں جس صورت میں دعا میں مانگا جا رہا ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ اور صورتوں میں اپنے پیار کا اظہار فرماتا ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 693 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء) جیسا کہ مَیں نے کہا کہ دنیا کی ترقیات میں، پاکستان کے احمدیوں کی قربانیوں اور دعاؤں کا بہت بڑا حصہ ہے۔ تیسری یہ بات کہ بندے کو اپنے حال پر بھی غور کرنا چاہئے کہ کیا اُس نے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے سر کو اللہ تعالیٰ کے آستانے پر جھکایا ہے؟ پس غور کریں گے تو قصور بندے کا ہی نکلے گا۔

پھر ایک جگہ دعا کے آداب کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”خدا تعالیٰ سے مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور عقلمند جب کوئی شے بادشاہ سے طلب کرتے ہیں تو ہمیشہ ادب کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اسی لئے سورۂ فاتحہ میں خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے کہ کس طرح مانگا جاوے اور اس میں سکھایا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الفاتحہ:2)۔ یعنی سب تعریف خدا کو ہی ہے جو ربّ ہے سارے جہان کا۔ اَلرَّحْمٰن۔ یعنی بلا مانگے اور سوال کئے کے دینے والا۔ الرَّحِیْمِ۔ یعنی انسان کی سچی محنت پر ثمراتِ حسنہ مرتب کرنے والا ہے۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (الفاتحہ:4)۔ جزا سزا اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ چاہے رکھے چاہے مارے“۔ فرمایا ”اور جزا سزا آخرت کی بھی اور اس دنیا کی بھی اُسی کے ہاتھ میں ہے“۔ ایک جزا سزا اس دنیا کی ہے اور ایک آخرت کی، دونوں اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ فرمایا کہ ”جب اس قدر تعریف انسان کرتا ہے تو اُسے خیال آتا ہے کہ کتنا بڑا خدا ہے جو کہ ربّ ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے۔ اُسے غائب مانتا چلا آ رہا ہے“۔ یعنی یہ دعا جب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر ایمان بالغیب ہوتا ہے ”اور پھر اُسے حاضر ناظر جان کر پکارتا ہے“۔ یہ پہلی حالتیں جو اللہ تعالیٰ کی صفات ہیں ان پر ایمان بالغیب ہوتا ہے اور اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ پھر اللہ تعالیٰ کو وہ حاضر ناظر جانتا ہے، اپنے سامنے بیٹھا ہوا دیکھتا ہے اور پھر پکارتا ہے کہ ”اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (الفاتحۃ:5-6)۔ یعنی ایسی راہ جو کہ بالکل سیدھی ہے اس میں کسی قسم کی کجی نہیں ہے۔ ایک راہ اندھوں کی ہوتی ہے کہ محنتیں کر کے تھک جاتے ہیں اور نتیجہ کچھ نہیں نکلتا اور ایک وہ راہ کہ محنت کرنے سے اس پر نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔ پھر آگے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ (الفاتحۃ:7) یعنی اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا اور وہ وہی صراط مستقیم ہے جس

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پر چلنے سے انعام مرتب ہوتے ہیں۔ پھر غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ۔ نہ اُن لوگوں کی جن پر تیرا غضب ہوا اور وَ لَاالضَّآلِّیْن۔ اور نہ اُن کی جو دُور جا پڑے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 680-679 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن 2003ء)

پس دعا کے آداب کا بھی ہمیں کچھ پتہ ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات جو ربّ، رحمان، رحیم، مالک یوم الدین ہے اُن پر کامل ایمان ہو اور جب ان صفات پر کامل اور مکمل ایمان ہوگا تو پھر ہی عبادت اور دعا کی طرف توجہ ہوتی ہے اور بندہ عاجزی سے اُس سے مدد کا طلب گار رہتا ہے۔ اُن انعامات کے حصول کے لئے اُسے پکارتا ہے جن سے اللہ تعالیٰ اپنے خالص بندوں کو نوازتا ہے۔ یہ خوف رہنا چاہئے کہ میرا کوئی فعل کوئی عمل اللہ تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا نہ ہو۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں قائم ہو۔ ہمیشہ ایک عاجز بندہ اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کبھی مَیں اپنے خدا سے دور نہ ہوں۔ کبھی وہ وقت نہ آئے جب مَیں خدا کو بھلانے والا بنوں۔ پس جب ایسی حالت ہوتی ہے تو دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انعامات نزدیک کر دیئے جاتے ہیں، فتوحات کے نظارے دکھائے جاتے ہیں، دشمن کی تباہی اور بربادی نظر آتی ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا آئیں اب پہلے سے بڑھ کر اپنے ایمان کو مضبوط کریں، خالص ہو کر اُس کے آگے جھکیں۔ اگر ہمارا دشمن انتہا تک پہنچ گیا ہے تو ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس مصرعے کے مصداق بننے کی کوشش کریں کہ ’نہاں ہم ہو گئے یارِ نہاں میں‘۔

(درثمین اردو، بشیر احمد، شریف احمد اور مبارکہ کی آمین صفحہ 58۔ الحکم 10 دسمبر 1901ء شمارہ نمبر 45 جلد نمبر 5 صفحہ 3 کالم نمبر 2)

یقیناً جب ہم اپنے خدا کی مدد اُس میں ڈوب کر اُس سے مانگیں گے تو وہ دوڑتا ہوا آئے گا اور ہمارے مخالفین کو تباہ و برباد کر دے گا۔ اگر ایک بندہ جو اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق رکھنے والا تھا بادشاہ کے درباریوں کو رات کے تیروں سے، رات کی اُن دعاؤں سے جو عرش کے پائے ہلا دیا کرتی ہیں، اُن دعاؤں سے شکست دے سکتا ہے اُنہیں گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر سکتا ہے، اُن درباریوں کو یہ کہنے پر مجبور کر سکتا ہے کہ ہم ان تیروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ (ماخوذ از تعلق باللہ صفحہ نمبر 3-2 تقریر حضرت مصلح موعودؓ جلسہ سالانہ 28 دسمبر 1952ء) تو یقیناً ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والے ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 630 مطبوعہ ربوہ ایڈیشن چہارم 2004ء) اگر ہم دعائیں کریں گے، رات کے تیروں سے دشمن کا مقابلہ کریں گے تو یقیناً ہماری کامیابی ہے۔ لیکن شاید اُن درباریوں کے اندر کوئی نیکی کی رَمق تھی جس کی وجہ سے اُن درباریوں نے اُس بزرگ کو رات کے تیروں کے خوف سے تنگ کرنا، خوف کی وجہ سے تنگ کرنا چھوڑ دیا اور اپنی جگہ بدل لی، گانے بجانے چھوڑ دیئے۔ لیکن ان لوگوں کو جو آج مولوی کہلاتے ہیں، علماء کہلاتے ہیں، جو رسول کے نام پر، اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر جو رحمت للعالمین ہے، ظلم کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں اِن میں تو کوئی نیکی کی رَمق نہیں ہے۔ انہیں تو نہ خدا پر یقین ہے نہ رسول پر یقین ہے۔ ان سے تو کوئی بہتری کی امید نہیں کی جا سکتی۔ ان کا مقدر تو اب لگتا ہے کہ صرف تباہی ہے جو صرف اور صرف ہمارے رات کے تیروں سے ہو سکتی ہے۔ ہم اُس مسیح محمدی کے غلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے تسلی دی تھی، جیسا کہ مَیں نے کہا کہ ’’مَیں تیرے اور تیرے پیاروں کے ساتھ ہوں‘‘۔ پس جب ہم اپنے پیارے خدا کو خالص ہو کر پکاریں گے، اپنی راتوں کے تیروں کو دشمن پر چلائیں گے تو یقیناً خدا اپنی قدرت کے خاص نشان دکھائے گا۔ پس دعا ایک ایسا ہتھیار ہے کہ اگر کوئی اس سے کامل یقین اور خالص ہو کر کام لے تو کوئی اس کے مقابلے پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے اور اُس کے فرستادے ہیں اور وہ عظیم ہستی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اس زمانے میں بندے کو خدا سے ملانے کے لئے آئے تھے تو پھر اس بات میں بھی کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے آپ سے جو وعدے ہیں وہ پورے ہوں گے اور ضرور پورے ہوں گے انشاء اللہ۔ کیونکہ ہمیں اس بارے میں ہلکا سا بھی شک نہیں کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ اپنے وعدے پورے نہیں فرماتا۔ وہ اپنے وعدے پورے فرماتا ہے اور ضرور فرماتا ہے، وہ سچے وعدوں والا ہے۔

جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ سے لے کر آج تک مخالفتوں کی آندھیاں چلتی رہی ہیں یہاں تک کہ ایک وقت میں خلافتِ ثانیہ میں قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجانے کی احراریوں نے بَڑ ماری تھی۔ پھر ایک شخص نے حکومت کے نشے میں جماعت احمدیہ کے ہاتھوں میں کشکول پکڑانے کی بَڑ ماری تھی۔ پھر کسی نے اپنی حکومت کے نشے میں احمدیت کو کینسر کہہ کر اُسے جڑ سے اکھیڑنے کی قسم کھائی تھی لیکن نتیجہ کیا ہوا کہ آج احمدیت دنیا کے دوسو ممالک میں پھیل چکی ہے۔ پس یہ سلسلہ خدا تعالیٰ کا پیارا سلسلہ ہے جس نے اپنے پیارے کو اس زمانے میں بھیج کر اسلام کی آبیاری کے لئے اس سلسلے کو جاری فرمایا ہے۔ اور ہر آن ہم اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ پس اگر فکر کی کوئی بات ہو سکتی ہے تو یہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام خدا کے سچے اور فرستادے نہیں۔ یا یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے اپنے وعدوں کو نعوذ باللہ پورا نہیں فرما رہا بلکہ فکر صرف اس بات پر ہونی چاہئے کہ ہم اپنے فرض کو احسن طور پر ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ ہم دعاؤں کی طرف توجہ دینے والے ہیں یا نہیں، ہم انابت الی اللہ کا حق ادا کرنے والے ہیں یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی سے جھکنے والے ہیں یا نہیں؟ پس اب یہ ہمارا کام ہے کہ اپنا فرض ادا کریں۔ اپنے دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق ظالمانہ الفاظ سُن کر اور پڑھ کر صرف افسوس کرنے والے اور دلوں کی بے چینی کا ظاہری اظہار کرنے والے نہ ہوں بلکہ اپنی راتوں کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کی تقدیر کو جلد تر اپنے حق میں پورا کروانے کی کوشش کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انفرادی طور پر اور اجتماعی طور پر بھی ایسی دعاؤں کی توفیق دے جو اُس کے رحم اور فضل کو کھینچنے والی ہوں۔ ہم ایسی دعائیں کرنے والے ہوں جو عرشِ الٰہی کو ہلا دیں اور اللہ تعالیٰ اپنی فوجوں کو حکم دے، اپنے فرشتوں کو حکم دے کہ جاؤ اور جا کر ان مظلوموں کی مدد کرو۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو یہ کہے کہ جو مجھے اس دعا کے ساتھ پکار رہے ہیں کہ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 71 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن چہارم 2004ء) اے میرے خدا! میں مغلوب ہوں میرا انتقام دشمنوں سے لے۔ فَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ (تذکرہ صفحہ نمبر 426 مطبوعہ ربوہ۔ ایڈیشن چہارم 2004ء) پس ان کو پیس ڈال۔ پس جاؤ اور ان مظلوموں اور بے کسوں کی مدد کرو جن کو اکثریت اپنی اکثریت کے زعم میں ظلموں کا نشانہ بنا رہی ہے۔ جن کو حاکم ظالمانہ قوانین کے تحت ہر حق سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جن کو مذہب کے نام نہاد ٹھیکیدار اسلام کے نام پر صفحہ ہستی سے مٹانے کے دعوے کر رہے ہیں۔ جن کا قصور صرف اتنا ہے کہ انہوں نے میرے فرستادے کی آواز پر یہ اعلان کیا کہ ہم نے منادی کی آواز کو سنا اور ہم ایمان لائے۔ پس اے فرشتو! جاؤ اور دنیا کو ان کی مدد کر کے بتا دو کہ یہ لوگ میری آواز پر لبیک کہنے والے ہیں۔ پس مَیں ان کا والی ہوں اور میں ان کو حامی و مددگار ہوں۔ آج بھی میرا یہ اعلان سچ ہے کہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر (الانفال:41)۔ پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔ پس جو بھی ان سے ٹکرائے گا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ میری گرفت میں آئے گا۔

پس خدا تعالیٰ کے اس پیار کے سلوک کو حاصل کرنے کے لئے ہر احمدی خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائے، دعائیں کرے، یہاں تک کہ عرشِ الٰہی سے ہمارے دشمنوں کے خلاف ہماری مدد کا حکم جاری ہو جائے۔ ہم کمزور ہیں، ہم ان حرکتوں کا بدلہ نہیں لے سکتے جو یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال کر کے کر رہے ہیں۔ پس ایک ہی علاج ہے کہ اپنی سجدہ گاہوں کو تَر کریں۔ اپنے مولیٰ، بے کسوں کے والی اور مظلوموں کے حامی کو پکاریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا کو پکاریں جس نے کمزور اور نہتے مسلمانوں کو محکوم سے حاکم بنا دیا، جس نے دشمن کا ہر مکر اُن پر اُلٹا دیا۔

پس اے خدا! آج ہم تجھ سے تیری رحمت اور جلال کا واسطہ دے کر یہ دعا کرتے ہیں کہ یہ زمین جو تیرے پیارے رسول کے ماننے کا دعویٰ کرنے والوں نے اپنے ملکوں میں، اپنے مفادات اور اَناؤں کی تسکین کے لئے تیرے مظلوم بندوں پر تنگ کی ہوئی ہے، یہ لوگ اسے ہمارے لئے خاردار اور جنگل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں، اپنی رحمتِ خاص سے اسے ہمارے لئے جنت بنا دے۔ ہمارے لئے اسے گل و گلزار کر دے۔ ہمیں تقویٰ میں ترقی کرنے والا بنا دے۔ ہمیں اپنا نہ ختم ہونے والا وصال عطا فرما۔ ہماری دعاؤں کو ہمیشہ قبولیت بخش۔ ہمیں اُمّتِ مسلمہ کی اکثریت کو نام نہاد علماء کے چُنگل سے نکال کر اپنے حبیب

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

مرضِ اٹھراء کا علاج اور اولادِ نرینہ کیلئے

مطب ناصر دواخانہ

گولبازار ربوہ۔ پاکستان

رابطہ برائے مشورہ (بروز اتوار)

+92-332-7051909, Fax: +92-47-6213966

3 بجے سے 4 بجے تک (لندن وقت کے مطابق)

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ

1954 NASIR ناصر 2011

دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال

ہمدردانہ مشورہ ✪ کامیاب علاج

حکیم میاں محمد رفیع ناصر

RASHID & RASHID

Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

کے عاشقِ صادق کی جماعت میں شامل کرنے کی توفیق عطا فرمائے تا کہ اُمت مسلمہ خیرِ اُمّت ہونے کا حق ادا کرنے والی بن جائے اور دنیا کو ظلم سے پاک کرے۔ اے ارحم الراحمین خدا! تُو ہم پر رحم فرماتے ہوئے ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

اس وقت ایک افسوسناک خبر ہے، پاکستان میں انہی ظالموں کے ظلم کا نشانہ ایک اور احمدی بنے ہیں، جن کو چند دن ہوئے شہید کر دیا گیا۔ مکرم ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب شہید ابن محمد شریف صاحب، شیخوپورہ کے تھے۔ ماسٹر دلاور حسین صاحب کی 25/مئی 1969ء کی پیدائش ہے۔ شیخوپورہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ پھر بی۔اے کیا۔ ٹیچر ٹریننگ کورس کیا اور یکم اکتوبر 2011ء کو ہفتے کے دن دوپہر ساڑھے بارہ بجے نامعلوم قاتل افراد سکول میں کلاس روم کے اندر آئے جبکہ آپ کلاس میں پڑھا رہے تھے اور آپ پر فائر کئے۔ ایک گولی گردن پر لگی اور پیٹ میں لگی اور آپ کو شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآاِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

سکول میں تو زخمی حالت میں تھے کافی حالت خراب تھی، ہسپتال لے جایا جا رہا تھا رستے میں شہادت ہوگئی۔ یہ نو احمدی تھے۔ طبیعت میں شروع ہی سے دینی امور میں دلچسپی اور حق کی تلاش اور جستجو تھی۔ آپ مختلف علماء سے ملتے تھے اور کتب کے مطالعہ میں مصروف رہتے تھے۔ اسلامی فرقوں کے متعلق ریسرچ آپ کا معمول تھا۔ چنانچہ سعید فطرت ہونے اور ذاتی تحقیق کی بنا پر آپ ان باتوں کو (جو آج کل بدعات پھیلی ہوئی ہیں، علماء پھیلاتے ہیں) بیعت سے پہلے ہی ترک کر چکے تھے۔ جو باتیں آج رسم و رواج کی صورت میں اسلام میں راہ پا گئی ہیں ان سے آپ کو نفرت تھی مثلاً قُل ہے، تعویذ گنڈے، ختم وغیرہ اور بیعت سے پہلے ہی اپنے عزیزوں کو بھی یہ کہا کرتے تھے کہ چھوڑو یہ فضولیات ہیں۔ احمدیت کا پیغام آپ تک آپ کے بعض عزیزوں کی طرف سے پہنچا جس پر آپ جماعت کے متعلق تحقیقات کی غرض سے متعدد بار اپنے رشتہ داروں کے ہمراہ ربوہ بھی آئے اور مختلف جماعتی رسائل اور کتب کے مطالعہ کے علاوہ ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے پروگرام سنتے رہے۔ اسی دوران آپ کی ملاقات وہیں ایک معروف احمدی سے ہوئی۔ اُن کے رابطہ میں رہنے لگے اور کچھ عرصے بعد آپ نے بیعت کا ارادہ کر لیا۔ جب آپ کو کہا گیا کہ ابھی کچھ وقت مزید تحقیق کر لیں اور تسلی کر لیں پھر آپ کی بیعت لیں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ بس اب میری بیعت لے لیں۔ کیا پتہ کس دوران میری موت آئے اور میں جہالت کی موت نہیں مرنا چاہتا اس لئے آپ میری بیعت لیں۔ چنانچہ 29/ستمبر 2010ء کو یہ اپنے بیوی بچوں سمیت احمدیت کی آغوش میں آ گئے اور بیعت کرنے کے بعد غیر معمولی اخلاقی اور روحانی تبدیلی رونما ہوئی۔ نہ صرف یہ کہ نمازوں میں مزید توجہ پیدا ہوئی۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کے پابند ہو گئے اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتے تھے۔ گھر پر نماز باجماعت کا اہتمام کرواتے تھے۔ خلافت سے بھی آپ کو والہانہ عشق تھا۔ بیعت کے فوراً بعد گھر میں ایم ٹی اے کا انتظام کروا لیا۔ نہ صرف خود دیکھتے تھے بلکہ بچوں کو بھی ساتھ لے کے دکھاتے تھے۔ ایم ٹی اے کے اکثر پروگرام سنتے تھے۔ دعوت الی اللہ کا جذبہ اور شوق غیر معمولی طور پر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ اپنے عزیزوں اور ساتھی ٹیچرز کی دعوتوں کا اہتمام فرماتے تھے اور مقامی مربی سے ان کا رابطہ مسلسل کرواتے رہتے تھے۔ اس کے علاوہ جماعتی سی ڈیز اور ایم ٹی اے اور جماعتی کتب و رسائل ان تک پہنچاتے تھے اور خود بھی مختلف کتب اپنے زیرِ مطالعہ رکھتے تھے۔ ایک مربی صاحب نے مجھے لکھا کہ تبلیغ کرنے کے معاملے میں بڑے نڈر تھے۔ اسی طرح خلافت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جب نام آتا یا ان کی تصویریں دیکھتے تھے تو بڑا عقیدت و احترام ان کی آنکھوں میں نظر آتا تھا۔ مربیان اور معلمین اور جماعتی عہدیداروں سے غیر معمولی اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے تھے۔ مہمان نوازی کی صفت ان میں بہت نمایاں تھی۔ جمعہ پڑھنے کے لئے باقاعدگی سے جاتے اور اپنے بچوں کو بھی ساتھ لے کر جاتے۔ انہیں اپنے بچوں کی تربیت کی بہت فکر تھی اور ان کی خواہش تھی کہ ان کا چھوٹا بیٹا مربی بنے۔ ہر قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ بیعت کے فوراً بعد جماعتی چندہ جات میں بھی شامل ہوئے۔ آپ کو بیعت کے بعد بڑی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ عزیزوں رشتہ داروں نے آپ کا بائیکاٹ کر دیا لیکن اس بائیکاٹ کے باوجود آپ ایمان میں پختہ ہوتے چلے گئے۔ آخر ان کے گھر والے بعض مولویوں سے ان کے بحث مباحثہ بھی کرواتے رہے لیکن مولویوں کے پاس تو کوئی دلیل نہیں وہ عاجز آ جاتے تھے۔ مولویوں نے ان کے گھر کے سامنے ایک جلسہ کیا، اکیلے اُس میں چلے گئے اور جب مولویوں کو کچھ بات نہ بنی تو کفر کے فتوے اور واجب القتل کے فتوے دینے لگے لیکن آپ بلا خوف اس جلسے میں شامل رہے اور اُن مولویوں کے ساتھ دلائل کے ذریعہ سے بات کرنے کی کوشش کی لیکن مولویوں کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی آخر وہ گالیاں دے کر وہاں سے چلے گئے۔

آپ کی پہلے ایک شادی ہوئی تھی لیکن وہ بیوی وفات پا گئی تھیں۔ پھر 93ء میں پہلی بیوی کی دوسری بہن سے شادی ہوئی، اُن سے آپ کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں پیدا ہوئیں جن کی عمریں 17 سال، 15 سال، 9 سال، 5 سال ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بیوی بچوں کو بھی استقامت عطا فرمائے۔ ایمان میں ترقی دے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔ صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ ان کا جنازہ جمعہ کی نماز کے بعد ادا کروں گا انشاء اللہ۔

ایک دوسرا جنازہ غائب ہے جو ہمارے فضلِ عمر ہسپتال کے بہت پرانے کارکن عبدالجبار صاحب ابن مکرم فضل دین صاحب کا ہے۔ 4/اکتوبر کو صبح آٹھ بجے 69 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی۔ کافی لمبے عرصے سے بیمار تھے۔ دل کی تکلیف تھی۔ ان کا علاج تو بہرحال ہو رہا تھا۔ لیکن اس تکلیف کے باوجود اپنے فرائض بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیتے تھے۔ تقریباً پینتالیس سال تک فضلِ عمر ہسپتال میں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ انہوں نے پرانے بزرگوں کی خدمات کی ہیں۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی کافی خدمت کا موقع ملا۔ بڑے ملنسار اور منکسر المزاج تھے بلکہ مَیں نے دیکھا ہے کہ ہسپتال کے عملے میں سب سے زیادہ خوش اخلاق یہی تھے اور مریض ان کو پسند بھی بہت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

تیسرا جنازہ ناصر احمد ظفر صاحب ابن مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب کا ہے۔ یہ بھی گو سرکاری ملازم تھے لیکن مختلف موقعوں پر ان کو جماعتی خدمات کرنے کی توفیق ملی اور ریٹائرمنٹ کے بعد مستقل وقف کی طرح انہوں نے جماعت کی خدمات انجام دی ہیں اور علاقے کے لوگوں کے ساتھ ان کا اچھا میل جول تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی، خلیفۃ المسیح الرابع بھی، اور ان کے بعد مَیں بھی مختلف لوگوں سے تعلق کی وجہ سے ان کو مختلف کاموں کے لئے بھیجتا رہتا تھا۔ علاقے کے ایک اچھے شوشل ورکر بھی تھے اور تعلقات بھی ان کو رکھنے آتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے بھی درجات بلند فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر اور ہمت عطا فرمائے۔

یہ تمام جنازے ابھی انشاء اللہ نمازوں کے بعد ادا ہوں گے۔

اے خداوند جو مجھ سے جھگڑتے ہیں تُو اُن سے جھگڑ

(حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دردناک دعا)

انبیاء علیہم السلام کو ان کے مخالفین کی طرف سے بہت سے دکھوں اور اذیتوں اور ظلموں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے میں ان کا اور ان کے سچے متبعین کا ردعمل یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی فریاد اپنے قادر و توانا خدا کے حضور پیش کرتے اور تمام ہمّ و غم اس کے سامنے رکھ کر اس سے نصرت کے طالب ہوتے ہیں۔ آج ہمیں ہمارے امام ایدہ اللہ نے بھی ظالموں کے خلاف خدا سے مدد پانے کے لئے دعاؤں، نوافل اور روزے رکھنے کی خصوصی تحریک فرمائی ہے۔ ذیل میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا پیش کی جا رہی ہے جس میں آپؑ نے نہایت پُرشوکت الفاظ میں خدا کی مدد اور نصرت کی صدا بلند کی ہے۔ آیئے ہم بھی اپنی دردناک دعاؤں میں اس دعا سے بھی مدد لیں۔ (مدیر)

حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں:

اے خداوند! جو مجھ سے جھگڑتے ہیں تُو ان سے جھگڑ
جو مجھ سے لڑتے ہیں تُو اُن سے لڑ۔
ڈھال اور سپر لے کر میری کمک کے لئے کھڑا ہو۔ بھالا بھی نکال اور میرا پیچھا کرنے والوں کا راستہ بند کر دے۔
میری جان سے کہہ مَیں تیری نجات ہوں، جو میری جان کے خواہاں ہیں وہ شرمندہ اور رُسوا ہوں۔ جو میرے نقصان کا منصوبہ باندھتے ہیں وہ پسپا اور پریشان ہوں۔
وہ ایسے ہو جائیں جیسے ہوا کے آگے بھُوسا۔ اور خداوند کا فرشتہ اُن کو ہانکتا رہے۔
اُن کی راہ اندھیری اور پھسلنی ہو جائے اور خداوند کا فرشتہ ان کو رگیدتا جائے۔
کیونکہ انہوں نے بے سبب میرے لئے گڑھے میں جال بچھایا اور ناحق میری جان کے لئے گڑھا کھودا ہے۔
اُس پر ناگہان تباہی آ پڑے۔ اور جس جال کو اُس نے بچھایا ہے اُس میں آپ ہی پھنسے اور اُسی ہلاکت میں گرفتار ہو۔
لیکن میری جان خداوند میں خوش رہے گی اور اس کی نجات سے شادمان ہوگی۔
میری سب ہڈیاں کہیں گی اے خداوند! تجھ سا کون ہے جو غریب کو اس کے ہاتھ سے جو اُس سے زورآور ہے اور مسکین و محتاج کو غارتگر سے چھڑاتا ہے؟
جھوٹے گواہ اٹھتے ہیں اور جو باتیں مَیں نہیں جانتا وہ مجھ سے پوچھتے ہیں۔
وہ مجھ سے نیکی کے بدلے بدی کرتے ہیں یہاں تک کہ میری جان بیکس ہو جاتی ہے۔
لیکن مَیں نے تو اُن کی بیماری میں جب وہ بیمار تھے ٹاٹ اوڑھا اور روزے رکھ رکھ کر اپنی جان کو دُکھ دیا اور میری دعا میرے ہی سینہ میں واپس آئی۔
مَیں نے تو ایسا کیا گویا وہ میرا دوست یا میرا بھائی تھا۔ مَیں نے سر جھکا کر غم کیا جیسے کوئی اپنی ماں کے لئے ماتم کرتا ہو۔
پر جب مَیں لنگڑانے لگا تو وہ خوش ہو کر اکٹھے ہو گئے۔ کمینے میرے خلاف اکٹھے ہوئے اور مجھے معلوم نہ تھا۔ انہوں نے مجھے پھاڑا اور باز نہ آئے۔
ضیافتوں کے بدتمیز مسخروں کی طرح انہوں نے مجھ پر دانت پیسے۔
اے خداوند! تُو کب تک دیکھتا رہے گا؟ میری جان کو اُن کی غارتگری سے، میری جان کو شیروں سے چھُڑا۔
مَیں بڑے مجمع میں تیری شکرگزاری کروں گا۔ مَیں بہت سے لوگوں میں تیری ستائش کروں گا۔
جو ناحق میرے دشمن ہیں مجھ پر شادیانہ نہ بجائیں اور جو مجھ سے بے سبب عداوت رکھتے ہیں چشمک زنی نہ کریں۔
کیونکہ وہ سلامتی کی باتیں نہیں کرتے بلکہ مُلک کے امن پسند لوگوں کے خلاف مکر کے منصوبے باندھتے ہیں۔
یہاں تک کہ انہوں نے خوب منہ پھاڑا اور کہا آہا ہا ہا! ہم نے اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔
اے خداوند! تُو نے خود یہ دیکھا ہے۔ خاموش نہ رہ۔ اے خداوند! مجھ سے دور نہ رہ۔
اٹھ میرے انصاف کے لئے جاگ اور میرے معاملہ کے لئے اے میرے خدا! اے میرے خداوند!
اپنی صداقت کے مطابق میری عدالت کر۔ اے خداوند! میرے خدا! اور ان کو مجھ پر شادیانہ بجانے نہ دے۔
وہ اپنے دل میں یہ نہ کہنے پائیں اہا! ہم تو یہی چاہتے تھے۔ وہ یہ نہ کہیں کہ ہم اُسے نگل گئے۔
جو میرے نقصان سے خوش ہوتے ہیں وہ باہم شرمندہ اور پریشان ہوں۔ جو میرے مقابلہ میں تکبر کرتے ہیں وہ شرمندگی اور رُسوائی سے ملبّس ہوں۔
جو میرے سچے معاملہ کی تائید کرتے ہیں وہ خوشی سے للکاریں اور شاد ہوں۔ وہ سدا یہ کہیں خداوند کی تمجید ہو جس کی خوشنودی اپنے بندہ کی اقبالمندی میں ہے۔
تب میری زبان سے تیری صداقت کا ذکر ہوگا اور دن بھر تیری تعریف ہوگی۔

(زبور باب 35 آیات 1 تا 28)

بقیہ: رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 2

تحقیق میں آگے بڑھ گیا ہے جو انسانیت کے لئے مفید اور کارآمد بھی ہے لیکن اگر اُس کا خدا تعالیٰ کے حق ادا کرنے کا خانہ خالی ہے تو فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات (سورۃ البقرۃ:149) پر عمل کرنے والا نہیں ہے۔ اگر اپنے علم کے اعلیٰ مقاصد کے حصول میں ترقی کر رہا ہے اور بندوں کے حق ادا نہیں کر رہا تو وہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات (سورۃ البقرۃ:149) پر عمل کرنے والا نہیں ہے۔ پس ہمیں اُن باتوں کی تلاش بھی کرنی پڑے گی جن کو خدا تعالیٰ نے خیرات اور نیکیوں میں شمار فرمایا ہے کیونکہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مان کر ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے اور جو ترقی ہمیں خدا تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے سے روکتی ہے، جو ترقی ہمیں دین کے حق ادا کرنے سے روکتی ہے وہ ترقی نہیں بلکہ جہالت ہے۔ مثلاً دین اور خدا تعالیٰ کی بندگی کے حق ادا کرنے کی بات ہے تو اس کی موٹی مثال میں دیتا ہوں۔ عید ایک ایسا اسلامی تہوار ہے جس میں سوائے اشد مجبوری کے شامل ہونا ضروری ہے۔ اب دیکھا گیا ہے کہ بعض سٹوڈنٹس اپنی یونیورسٹی یا سکول، کالج کی کلاسز کا بہانہ کر کے اس میں شامل نہیں ہوتے، حالانکہ اپنے طور پر اگر وہ چاہیں تو کئی کئی دن کی چھٹیاں کر لیتے ہیں۔ ابھی کیونکہ حال ہی میں عید گزری ہے اس لئے اس کی مثال میرے سامنے آئی ہے۔ بعض لڑکوں کو مَیں جانتا ہوں کہ اُنہوں نے مجبوری کا عذر کیا ہے حالانکہ اگر پہلے ہی پلان کر کے یونیورسٹی یا کالج یا سکول کو بتایا ہوتا تو رخصت بھی مل جاتی ہے۔ تو بہرحال کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ لوگ جو اس مغربی ماحول میں رہ رہے ہیں جہاں دینی قدروں کی اہمیت بہت کم ہے اگر آپ احمدیوں نے جن کا دعویٰ ہے کہ ہم اُس امام کو ماننے والے ہیں جس نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی روح ہم میں پھونکی ہے اور اپنے ہر اجتماع اور اجلاس میں ہم عہد دہراتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے، اگر آپ لوگوں نے دین کے بارے میں کمزوری دکھائی تو یہ ان نیکیوں میں آگے بڑھنے کے خلاف ہے جن کی طرف خدا تعالیٰ اور اُس کا رسول ہمیں بلا رہے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بعض مجبوریوں میں تو بعض فرض باتیں بھی آگے پیچھے ہو جاتی ہیں اور نوافل بھی چھوڑے جا سکتے ہیں جیسے امتحان وغیرہ کی بعض دفعہ طلباء کو مجبوری ہو جاتی ہے لیکن صرف کلاسوں کے لئے، صرف اپنے کاروبار کے نقصان سے بچنے کے لئے، صرف اپنے دنیاوی مقاصد کے لئے دین کو پسِ پُشت ڈالنا اور دنیا کو آگے رکھنا، یہ بات اپنے عہدوں کے پورا کرنے کی نفی کرتی ہے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں یہ احمدی نام جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کا رکھا ہے یہ اس لئے رکھا تھا کہ دنیا کو پتہ چلے کہ احمدی زمانے کے امام کو ماننے والے مسلمان ہیں اور زمانے کے امام کو مان کر اس لحاظ سے دوسروں سے مختلف ہو گئے ہیں کہ اِن کا مطمحِ نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات (سورۃ البقرۃ:149) ہے، نیکیوں میں آگے بڑھنا ہے۔ آج اس نام کی عزت اور پاس ہم نے رکھنا ہے، یہ ہمارے پر فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توقعات پر ہم نے پورا اُترنے کی کوشش کرنی ہے اور کوشش کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ سستیاں دکھاتے رہے اور کہہ دیا ہم نے کوشش کی تھی اور کوشش کر رہے ہیں بلکہ اِس سے مراد یہ ہے کہ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ نیکیوں کے حصول کی کوشش کرنی ہے۔ اپنے آپ کو اس مقصد کے حصول اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کی عزت کے لئے قربانی کی حد تک لے کر جانا ہے۔ پھر معاملہ خدا پر چھوڑنا ہے، یہ کوشش ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے کیونکہ وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے''۔ فرمایا: ''پس اپنے حالات کا ایک روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور اس میں غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھا ہے؟ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونا چاہئے۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے''۔ فرمایا کہ ''خدا تعالیٰ کی نصرت اُنہی کے شاملِ حال ہوتی ہے جو ہمیشہ نیکی میں آگے ہی آگے قدم رکھتے ہیں، ایک جگہ ٹھہر نہیں جاتے''۔ فرمایا کہ ''ٹھہرا ہوا پانی آخر گندہ ہو جاتا ہے''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارا جو مطمحِ نظر مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ نیکیوں میں آگے بڑھو، ایک جگہ کھڑے نہ ہو جاؤ، اسی پر اکتفاء نہ کر لو کہ ہم نے بہت نیکیاں کر لیں۔ ہم نے پانچ وقت نمازیں پڑھ لیں یہی بہت بڑی نیکی ہے۔ نہیں، بلکہ ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ اور ایک جگہ کھڑے ہونے والے اور نیکی میں ترقی نہ کرنے والے کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جیسے کھڑا پانی ہو۔ چلتا پانی ہمیشہ صاف شفاف رہتا ہے، گند کو بہا کر لے جاتا ہے لیکن کھڑا پانی آہستہ آہستہ بدبودار ہو جاتا ہے۔ پس انسانی فطرت میں بھی یہی ہے کہ اگر اس میں یہ احساس نہیں کہ اپنی نیکیوں کو ہر وقت ٹٹولتا رہے، جائزہ لیتا رہے، یہ جائزہ لے کہ کہیں وہ ایک جگہ کھڑا تو نہیں۔ اگر کھڑا ہے تو یہ بہت خطرناک چیز ہے، ایک لمحہ فکریہ ہے۔ ہزاروں چور، ڈاکو، شیطان اُس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں جو اُس کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے اور پھر انسان کھڑے پانی کی طرح ہو جائے گا جو کچھ عرصے بعد بدبودار پانی بن جاتا ہے جو نقصان دہ ہو جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ، جماعت احمدیہ کا وہ طبقہ ہے جنہوں نے اپنے آپ کو اس تنظیم سے منسلک کیا ہے، جو احمدیت کے خدام ہیں، جنہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور اس کی خاطر اپنی جان، مال، وقت اور عزت قربان کریں گے۔ خلافتِ احمدیہ کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گے۔ خلیفۂ وقت کے ہر حکم جو معروف ہے، جو فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات (سورۃ البقرۃ:149) پر توجہ دلانے والا ہے اُس پر عمل کرنے کے لئے ساری قوتیں صَرف کر دیں گے۔ آپ اپنے عہد کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں پوچھنا کہ تم نے کتنے یورو یا کتنے پاؤنڈ کمائے؟ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں پوچھنا کہ تم نے کتنا دنیاوی علم حاصل کیا۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں پوچھنا کہ تم نے اپنے دنیاوی مقاصد کو کس حد تک حاصل کر لیا۔ ہاں جس بات کا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میں پوچھوں گا وہ یہ ہے کہ تم نے کس حد تک اپنے عہد کو نبھانے کی اپنی تمام تر طاقتوں سے کوشش کی ہے؟ تم نے کس حد تک میرے حکموں پر عمل کیا ہے؟ اگر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آؤ اور میری رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاؤ۔ پس یہ وہ عظیم مطمحِ نظر ہے جسے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے کہ ہماری رہنمائی فرماتے ہوئے ہمیں اُس راستے پر ڈال دیا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا راستہ ہے۔ اور یہ نیکیوں میں آگے بڑھنا صرف ذاتی فائدے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس بات کو بیان فرما کر، ہر فردِ جماعت کو اس طرف توجہ دلا کر قومی اور جماعتی ترقی کا بھی ایک ایسا گُر بتا دیا ہے جس پر چل کر ہماری جماعتی ترقی کی رفتار بھی ہزاروں گنا ہو سکتی ہے اور قومی ترقی کی رفتار بھی ہزاروں گنا ہو سکتی ہے۔ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی کا راز یہی تھا کہ اُنہوں نے یہ نہیں دیکھا کہ فلاں شخص میں کیا کمزوری یا برائی ہے بلکہ یہ دیکھا کہ فلاں شخص میں کیا خوبی اور نیکی ہے اور اُس سے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ عبادتیں ہیں تو اُس میں ہر ایک نے بڑھنے کی کوشش کی۔ اگر دوسری نیکیاں ہیں تو اُس میں ہر ایک نے بڑھنے کی کوشش کی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ کا واقعہ بیان ہوتا ہے۔ ایک دفعہ بہت زیادہ مال و دولت اُن کے پاس آیا تو اُس میں سے نصف اُٹھا کر لے آئے کہ آج میں حضرت ابوبکرؓ سے آگے نکل جاؤں گا۔ تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ سامان لے کر آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ گھر میں بھی کچھ چھوڑا ہے؟ تو ابوبکرؓ نے فرمایا اللہ اور اُس کے رسول کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ تمام گھر کا سامان لے آیا ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے سوچا کہ میں نصف لا کر بڑا فخر کر رہا تھا، مَیں کبھی بھی حضرت ابوبکر سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ تو یہ مسابقت کی روح تھی جو اُن لوگوں میں آگے بڑھنے کے لئے تھی۔ صحابہ تھے جن کی آنکھوں سے اس بات پر آنسو بہتے تھے کہ آج ہمارے پاس بھی مال ہوتا، سواری ہوتی، ہتھیار ہوتے تو ہم بھی جہاد میں حصہ لے سکتے۔ صدقہ و خیرات میں آگے بڑھنے والے لوگ تھے تو غریب لوگوں کو خیال آیا کہ یہ تو ہمارے سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پوچھا یہ آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر فرض نماز کے بعد تینتیس دفعہ سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُلِلّٰہ اور اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھا کرو تو تمہاری بھی صدقہ و خیرات کی یہ کمی پوری ہو جائے گی۔ کچھ دنوں کے بعد امیر لوگوں نے بھی یہ پڑھنا شروع کر دیا۔ تو ہر ایک میں ایک مسابقت کی روح تھی، نیکی میں آگے بڑھنے کی روح تھی جس کو اُن لوگوں نے اختیار کیا اور پھر دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا۔ بچوں اور نوجوانوں نے اُس زمانے میں یہ نہیں سوچا کہ یہ عبادتیں کرنا اور نیکیوں میں آگے بڑھنا بڑوں کا اور بوڑھوں کا کام ہے بلکہ نوجوان صحابہ نے بھی کوشش کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بعض دفعہ ساری ساری رات عبادت بھی کی، اپنے معیار بڑھائے۔ بلکہ ابتدا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے والوں میں نوجوانوں کی ہی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ جنہوں نے نیکیوں میں سبقت لے جا کر اسلام کے حق میں سیسہ پلائی دیوار کا کردار ادا کیا۔ آج مسیح محمدی بھی جن کو آخرین میں ہونے کے باوجود اوّلین سے ملنے کی خوشخبری ملی ہے ہم سے یہی تقاضا فرما رہے ہیں کہ نیکیوں میں آگے بڑھو تا خدا تعالیٰ کی نصرت شامل ہو اور جماعت من حیث الجماعت چھلانگیں مارتی ہوئی ترقی کی منازل طے کرتی چلی جائے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مثال دے کر فرمایا ہے کہ کھڑا پانی بدبودار ہو جاتا ہے۔ ہر قسم کی نیکی کو اختیار کرنا اور اُس میں آگے بڑھنا ہی جماعتی ترقی میں صحیح کردار ادا کرنے والا ایک احمدی کو بنائے گا، ایک نوجوان کو بنائے گا، ایک بچے کو بنائے گا۔ جب تک ہم سوتے جاگتے، اُٹھتے بیٹھتے اس سوچ کو اپنے اوپر حاوی نہیں کر لیں گے کہ آج اس زمانے میں اسلام کی فتح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر مقدر کر رکھی ہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کا ایک حصہ ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست و بازو بن کر خدا تعالیٰ کی اس تقدیر میں حصے دار بننا ہے تو اُس وقت تک ہم فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ پس یہ سوچ ہمیں ہر وقت اپنے اوپر طاری رکھنی پڑے گی۔ سورۃ کہف میں بھی دین کو محفوظ کرنے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو بچانے اور اُس پر عمل کرنے کا جب ذکر ملتا ہے تو نوجوانوں کا ہی ذکر ملتا ہے۔ تو کیا آج مسیح محمدی کے خدام، وہ نوجوان جنہوں نے یہ عہد بھی کیا ہے اور خلافت کے زیرِ سایہ اس عہد کو ہمیشہ دہراتے بھی رہتے ہیں وہ اپنا کردار ادا نہیں کریں گے؟ اور دین کو دنیا پر غالب کرنے کے لئے نیکیوں میں آگے بڑھنے اور اپنے ساتھیوں کو بھی ساتھ لے کر چلنے کی کوشش نہیں کریں گے؟ یقیناً جس طرح سابق ہمارے اسلاف کرتے آئے ہیں آج بھی کریں گے، انشاء اللہ۔ بلکہ میں تو کچھ عرصے سے بعض نوجوانوں کے چہرے پر وہ عزم دیکھ رہا ہوں جو اس بات کا اظہار کر رہا ہے کہ ہم اپنے عملی نمونے دکھا کر اپنے علم میں اضافہ کر کے اللہ اور اُس کے بندوں کے حقوق کی حفاظت اور ادائیگی کر کے اس ملک کے کونے کونے میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا کر اس قوم کی دنیا و عاقبت سنوارنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج مَیں آپ نوجوانوں سے کہتا ہوں کہ چند ایک کا سوال نہیں ہے تمام اُن نوجوانوں کو جو اپنے آپ کو مسیح محمدی سے منسوب کرتے ہیں آج ایک عزم کرنا ہو گا، ایک عہد کی تجدید کرنی ہو گی اور اس عہد کی تجدید کر کے یہاں سے اُٹھنا ہو گا کہ نیکیوں میں آگے بڑھنے اور اس کو پھیلانے کے لئے ہم ہر قربانی دیں گے۔ اپنی دنیاوی خواہشات کو پسِ پشت ڈال دیں گے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے خدام الاحمدیہ اس لئے قائم فرمائی تھی کہ نوجوان اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں، نوجوانوں میں یہ احساس پیدا ہو کہ ہم جماعت احمدیہ کا ایک ایسا مفید وجود ہیں جس نے اپنی تمام تر صلاحیتیں خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے اور جماعت کی ترقی کے لئے اپنا کردار ادا کرنے، نیکیوں میں اعلیٰ مقام پیدا کرنے اور ان میں بڑھتے چلے جانے کے لئے صَرف کرنی ہیں۔ یہ نہ دیکھیں کہ ہمارے بڑے کیا کر رہے ہیں؟ اگر بڑے اپنا کردار ادا نہیں کر رہے تو یہ سوچ نہیں ہونی چاہئے کہ پھر ہم کیوں کریں۔ اُن کی مثال آپ نے نہیں دیکھنی۔ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ اگر تم فلاں کو دیکھ کر اپنا حق اور فرض ادا نہیں کر رہے تو فلاں کو سزا ملے گی اور تم بخش دیئے جاؤ گے، جس کا نمونہ تم نے دیکھا تھا اُس کو سزا ملے گی اور تم بخش دیئے جاؤ گے۔ اُس شخص کے ساتھ جس کو تم دیکھ کر آپ بھی اپنی اصلاح نہیں کر رہے، اُس شخص کے ساتھ تو اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کرنا ہے اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ ہر ایک کے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے معاملات ہوتے ہیں لیکن تمہیں خدا تعالیٰ کی بات نہ ماننے اور اپنے عہد کو نہ نبھانے کے بارے میں اللہ تعالیٰ ضرور پوچھے گا۔ یہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ پس نہ کسی کی نیکیوں نے کسی دوسرے کو بخشوانا ہے اور نہ کسی کے غلط کاموں نے کسی دوسرے کو سزا دلوانی ہے۔ ہر ایک اپنے عمل کا خود ذمہ دار ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خدام الاحمدیہ اس لئے قائم فرمائی تھی کہ اگر جماعت کے بڑے اپنا کردار ادا نہیں کر رہے تو نوجوان سامنے آئیں اور اپنی ذمہ داری سمجھیں، لجنہ سامنے آئے اور اپنی ذمہ داری سمجھے تاکہ جماعت کا کام آگے بڑھتا چلا جائے اور جماعتی نظام اور تمام ذیلی تنظیمیں بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہوں گی، فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کے حصول کے لئے ہر ایک کوشش کر رہا ہو گا تو جماعت کی ترقی کئی گنا ہو جائے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَات کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ جو آگے بڑھنے والے ہیں وہ ایک قدم اوپر جا کر نیچے رہنے والوں کا ہاتھ پکڑ کا اُنہیں بھی اوپر لائیں۔ اگر نوجوان بہت اوپر چلے جائیں تو رسّہ پھینک کر، سیڑھیاں لگا کر کمزوروں کو بھی اوپر کھینچنے کی کوشش کریں۔ اگر نوجوان نیکیوں میں آگے بڑھیں گے تو سچائی کے پرچار اور پھر اُسے اپنے اوپر لاگو کرنے میں بھی آگے بڑھیں گے۔ حقوق العباد کی ادائیگی میں بھی آگے بڑھیں گے۔ تو جب

نوجوانوں کے یہ قدم آگے بڑھ رہے ہوں گے تو اگر بڑوں میں کمزوری ہے تو اُنہیں خود بخود شرم آ جائے گی۔ آپ لوگ راستے دکھانے والے بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بن جائیں گے۔ مَیں یہ نہیں کہہ رہا کہ خدانخواستہ یہاں بڑوں کی اکثریت نیکیوں کی طرف توجہ دینے والی نہیں ہے یا دنیا کے کسی بھی ملک میں یہ توجہ نہیں دی جا رہی، مَیں نوجوانوں کے ذہنوں سے اس بات کو زائل کرنا چاہتا ہوں کہ اُن کا یہ بہانہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا کہ ہم نے تو بڑوں کے نمونے دیکھنے ہیں۔ خلیفہ وقت جب جماعت سے مخاطب ہوتا ہے تو اُس میں نوجوان بھی شامل ہیں، بوڑھے بھی شامل ہیں، مرد بھی شامل ہیں، عورتیں بھی شامل ہیں۔ یہ کبھی کسی خلیفۂ وقت نے نہیں کہا یہ کہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں فرمایا، یہ کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمایا، یہ کہیں قرآنِ کریم کی تعلیم میں ہمیں نظر نہیں آتا کہ نوجوانوں سے پہلے بوڑھے مخاطب ہیں۔ اگر یہ ہو، اگر اس طرح کی بات ہو تو جماعتی ترقی رُک جائے۔ جب تک سب بڑے بوڑھے ٹھیک نہ ہو جائیں نوجوانوں کی بھی اصلاح نہیں ہو سکتی۔ پس ہر ایک کو اپنی ذمہ داری سمجھنی ہوگی۔ اس مقصد کے لئے آپ کی علیحدہ ایک تنظیم بنائی گئی تھی، اس مقصد کو سمجھنا ہوگا کہ کیوں آپ علیحدہ خدام الاحمدیہ کے نام سے موسوم ہیں اور کیوں تنظیم بنی ہے؟ اس مقصد کے لئے آپ کے مختلف پروگرام اور اجتماعات ہوتے ہیں اور آپ نوجوان ہی ہیں جنہوں نے آئندہ جماعت کی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں۔ اگر آج اس مقصد کو آپ سمجھ لیں جو آپ کی تنظیم کا ہے تو کل کے آنے والے نوجوانوں کی کبھی آپ پر اس بات پر اُنگلی نہیں اُٹھے گی کہ ہمارے بڑے کام نہیں کر رہے یا اُنہوں نے کام نہیں کیا اور ترقی کی رفتار رُک گئی کیونکہ کل کو آپ نے بڑے ہونا ہے۔ اس بات کو یاد رکھیں کہ آج کے نوجوان کل کے بڑے ہیں اور آج آپ کی اصلاح نے آئندہ قوم اور جماعت کی ترقی کے راستے متعین کرنے ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فقرہ کہہ کر نوجوانوں پر ایک بہت بڑی ذمہ داری ڈالی ہے کہ ''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی''۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس آپ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اگر ایک بچہ ایک بزرگ کو جس کو اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا، جو بزرگ نیکیوں میں آگے بڑھا ہوا تھا، جس کی مثال ہمیں واقعات میں ملتی ہے جو دنیا کے لئے علم اور عرفان سکھانے کا ذریعہ بنا ہوا تھا، جو تقویٰ پر چلنے والا انسان تھا اُس بزرگ کو اگر ایک بچہ ایک فقرے میں توجہ دلا سکتا ہے کہ اگر مَیں پھسلا تو صرف مجھے چوٹ لگے گی لیکن اگر آپ پھسلے تو ایک قوم کو لے ڈوبیں گے تو آپ نوجوان بھی اپنے عمل سے اپنے بڑوں کو، اگر آپ کے خیال میں وہ اپنا حق ادا نہیں کر رہے تو فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات کے اعلیٰ معیار ادا کر کے توجہ دلا سکتے ہیں۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ آپ خود بھی جنہوں نے اِس وقت دنیا کی اصلاح کا بیڑا اُٹھایا ہوا ہے اپنی نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کر کے ہی اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔ ورنہ جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ آیا ہوں کہ خدا تعالیٰ پوچھے گا کہ تم نے اپنا عہد نہیں نبھایا۔ عہد دہراتے تو رہے لیکن اُس کو پورا نہیں کیا۔ اور یہ قوم جس میں تم رہ رہے تھے جو حق کی متلاشی تھی اسے حق پہنچانے کا حق ادا نہیں کیا۔ ایک بڑی تعداد میں جرمنوں میں حق کی تلاش شروع ہو چکی ہے اور اِن کو صحیح راستہ دکھانا آج احمدی نوجوانوں کا ہی کام ہے۔ پس اپنی اس ذمہ داری کو سمجھنا ہوگا۔ خدام الاحمدیہ میں دو قسم کے جوان ہیں ایک بالکل نوجوان، نوجوانی میں قدم رکھنے والے۔ ایک جن کی نوجوانی ڈھل رہی ہے لیکن جوان ہیں جو خدام الاحمدیہ کی آخری عمر میں ہیں۔ آپ کے چھوٹے بھائی بہنیں اور بچے بھی آپ کے نمونے دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ اپنے نمونے نہیں دکھائیں گے تو اُن کی ٹھوکر کا باعث بھی بن رہے ہوں گے۔ اگر آپ نے اپنا حق ادا نہ کیا تو آپ اُن لوگوں کی ٹھوکر کا باعث بنیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک احمدی نوجوان ایک وقت میں وہ بچہ بھی ہے جس نے بزرگ کو سبق دیا اور اُسی لمحے اُسی وقت وہ بزرگ بھی ہے۔ ایک خادم وہ بچہ بھی ہے جس نے بزرگ کو سبق دیا اور وہ بزرگ بھی ہے جس نے نسلوں کو سنبھالنا ہے جس کے پیچھے ایک نسل ہے، ایک قوم ہے، جس کی رہنمائی کر کے اُسے نیکیوں میں سبقت لے جانے کے راستے دکھانے ہیں۔ اور جب ہمارے نوجوان، ہمارے خدام جو اپنے آپ کو خدام الاحمدیہ کے نام سے پکارتے ہیں اس حقیقت کو جان لیں گے تو یہ دنیا آپ پر زیر کر دی جائے گی۔ آپ کے تحتِ اقدام کر دی جائے گی، اس کی سربراہی آپ کے ذمہ آ جائے گی۔ ہم انشاء اللہ فتوحات کے نئے نظارے دیکھیں گے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خدمتِ دین اور نیکیوں میں آگے بڑھنا جو ہے یہ کسی کی میراث نہیں ہے، وراثت میں نہیں ملتا۔ جو بھی نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے آگے آئے گا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پانے والا بنے گا۔ اُن میں شامل ہوگا جو جماعت کی خدمات میں مقام پانے والے ہیں۔ یہ قانونِ شریعت بھی ہے اور قانونِ قدرت بھی ہے۔ کسی چیز کو حاصل کرنے کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو یہ فرمایا ہے کہ جو میری طرف آنے کی تلاش کرے گا، ہدایت کی تلاش کرے گا میں اُسے ہدایت کے راستے دکھاؤں گا۔ یہ ہدایت کا پانا اور اس کے لئے کوشش اور نیکیوں میں آگے بڑھنا ہی اس زمانے کا جہاد ہے جس کے لئے مسیح محمدی ہمیں بلا رہے ہیں۔ اگر قرونِ اولیٰ کے مسلمان بچوں، نوجوانوں اور عورتوں نے اپنی جانوں کی قربانیاں دے کر بے خطر میدانِ جنگ میں کود کر اسلام کا دفاع کیا تو آج اسلام کے دفاع اور تبلیغ کے لئے ہمیں بھی صحابہ کی طرح پہلے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر کے اپنے اعمال کو سنوار کر پھر اُس جہاد میں کودنا ہوگا جو دنیا کو خدا تعالیٰ کی پہچان کروائے، جو توحید کے قیام کا جہاد ہے، جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا دنیا میں لہرانے کا جہاد ہے۔ آج مسیح محمدی اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے تلوار کے جہاد کی طرف ہمیں نہیں بلا رہے بلکہ اپنے نفسوں کے پاک کرنے کے جہاد کی طرف ہمیں بلا رہے ہیں۔ صدق سے اپنے سلسلہ بیعت میں شامل ہونے کی طرف بلا رہے ہیں۔ اسلام کی پاک تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کے جہاد کی طرف ہمیں بلا رہے ہیں۔ یہ پیغام دنیا میں پھیلانے کا حق ہم تبھی ادا کر سکتے ہیں جب اپنے نفسوں کو پاک کرتے ہوئے نیکیوں میں آگے بڑھنے اور بڑھتے چلے جانے کے لئے مسلسل اپنی حالتوں پر نظر رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس اے خدامِ احمدیت! آج مسیح زمان تمہیں کہہ رہا ہے کہ آؤ اور اپنی حالتوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے محافظ بن جاؤ۔ آج جب اپنوں کی، اُمّت کی اکثریت کی بدعملیوں نے اسلام کو بدنام کیا ہوا ہے، آج جب غیروں نے ہر طرف سے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر حملوں کی تابڑ توڑ بھرمار کی ہوئی ہے، ہر ذریعے سے ہی بھرمار کی ہوئی ہے۔ آج احمدی ہی ہے، احمدی نوجوان ہی ہے جس نے اسلام کی برتری مسیح محمدی کی قیادت میں دنیا پر ثابت کرنی ہے۔ آج اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے طلحہ جیسے ہاتھوں کی ضرورت ہے۔ وہ جو ستائیس اٹھائیس سال کا نوجوان تھا جس نے اُحد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کے سامنے اپنا ہاتھ رکھ کر تیروں کو روکا اور تیروں سے زخمی ہونے کے باوجود اُف نہیں کی۔ اس لئے کہ کہیں اُف کرنے سے ہاتھ اپنی جگہ سے ہل نہ جائے۔ آج اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے ابودُجانہ جیسے بہادروں کی ضرورت ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا حق ادا کر دیا جب اُنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار عنایت فرمائی۔ اور پھر جنہوں نے اپنا جسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے سامنے کھڑا کر لیا یہاں تک کہ تیروں کی بارش سے اُن کا جسم چھلنی ہو گیا۔ گو آج زمانہ تیروں کے حملوں سے حفاظت کا نہیں ہے، یہ زمانہ تلوار چلانے کا نہیں ہے۔ لیکن آج بھی اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے اُس جوش اور جذبے کی ضرورت ہے جو ہمارے اسلاف نے دکھایا تھا۔ اس زمانے میں پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے نیکیوں میں آگے بڑھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علمِ کلام سے لیس ہونے کی ضرورت ہے تا کہ اسلام پر کئے گئے ہر وار کا مقابلہ کیا جائے اور کوئی تیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے اور جسم تک نہ پہنچنے دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس خدام الاحمدیہ جرمنی یا خدام الاحمدیہ یوکے جن کا آج اجتماع ہو رہا ہے یا دنیا میں کہیں بھی خدام الاحمدیہ ہے اُن کی ذمہ داری ہے، اسی طرح خواتین کی ذمہ داری ہے، لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داری ہے کہ اپنی ترجیحات کو بدلیں۔ دنیاوی خواہشات میں آگے بڑھنے کے بجائے دین کے کاموں میں مسابقت کی روح پیدا کریں۔ دین میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کریں۔ تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھنے کا جوش پیدا کریں۔ اس وقت دو سو، تین سو یا چار سو خدام کا مجلس انصارِ سلطان القلم میں شامل ہونے اور تبلیغ کے میدان میں آنا کافی نہیں ہے بلکہ پوری کی پوری خدام الاحمدیہ کو اس کام میں جھونکنا ہوگا اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو سامنے رکھنا ہوگا کہ تمہارا مطمحِ نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات ہو۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا جرمن قوم کا اسلام کو سمجھنے کی طرف رُخ ہو رہا ہے بلکہ تمام دنیا میں جہاں ایک طرف اسلام کے خلاف منصوبہ بندیاں ہیں تو دوسری طرف توجہ بھی ہے۔ دنیا کا ایک حصہ اسلام کو سمجھنا بھی چاہتا ہے اور اسلام کی حقیقی تصویر صرف احمدی ہی پیش کر سکتا ہے۔ اس لئے اس کام کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہمارے نوجوان بھی فضولیات اور لغویات اور لہو و لعب کے پیچھے چل پڑے تو دنیا کے طالبانِ حق کو کون سنبھالے گا؟ اگر احمدی نوجوانوں کے کانوں میں ہر وقت آجکل کی ایجادات ایم پی تھری یا دوسرے ذرائع سے میوزک اور گانے سننے کے لئے ائیر فون لگے رہے تو آپ کے ماحول میں نیکیوں کو کون پھیلائے گا؟ کون ہوگا جو نیکیوں میں آگے بڑھ کر پھر پیچھے رہنے والوں کو اوپر کھینچنے کی کوشش کرے گا؟ اپنی ذات میں MP3 یا الیکٹرانکس کی جو دوسری ایجادات ہیں، یہ بری نہیں ہیں، ان کا غلط استعمال برا ہے۔ اس کا صحیح استعمال دین کے حق میں مضبوط دلائل ان میں بھر کر کریں۔ پھر کانوں میں لگائیں اور سنیں تا کہ دلائل آپ کو یاد ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پس ایک احمدی نوجوان کے ہمیشہ یہ پیشِ نظر ہونا چاہئے کہ اُس کا ایک بہت بڑا مقصد ہے اور اُس کے حصول کے لئے اُس نے اپنے عمل نیک کرنے ہیں، سچائی کو اپنا شیوہ اور خاص نشانی بنانا ہے، تعلیم کی طرف توجہ دینی ہے، دینی تعلیم بھی اور دنیاوی تعلیم بھی، کیونکہ آج اسلام کی فتح آپ کے علم سے جڑی ہوئی ہے، یا آپ کی اسلام کے دفاع اور تبلیغ کی خدمت آپ کے علم و معرفت میں بڑھنے، پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے سے منسلک ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرمانے کے بعد کہ تمہارا مطمحِ نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات ہونا چاہئے فرماتا ہے کہ اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یَأْتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیْعًا کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ اگر تم نے اس مطمحِ نظر کو نہ اختیار کیا، اپنے آپ کو مسلمان کہنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ جوڑنے کے بعد پھر اپنا مطمحِ نظر دنیا کی رنگینیوں کو رکھا اور سستیوں اور غفلتوں کو اپنے اس مطمحِ نظر کو حاصل کرنے میں روک بنائے رکھا تو پھر ایک دن اللہ تعالیٰ تمہیں اکٹھا کر کے اپنے پاس لائے گا اور ان غفلتوں اور سستیوں کا جواب دینا پڑے گا۔ پس آج ایک احمدی پر جو ذمہ واری ہے جو فرائض اُس کے سپرد کئے گئے ہیں اُس میں اُسے کسی قسم کی کوتاہی نہیں کرنی چاہئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی ہے کہ ایک دن تم سب اکٹھے تو کئے جاؤ گے پھر تمہیں جواب طلبی پر شرمندگی بھی ہوگی، اور پکڑ بھی ہوگی۔ پس یہ ہمارے لئے بڑے خوف کا مقام ہے، بڑی فکر ہر احمدی کو کرنی چاہئے، جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارے نوجوانوں کو اپنی ترجیحات بدلنی ہوں گی اور یہ سوچ پیدا کرنی ہوگی کہ ہم نے اپنی بھی اور معاشرے کی بھی اصلاح کرنی ہے کیونکہ ہم صحیح اسلامی تعلیم کے علمبردار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ہم اس اہم بات کو سمجھنے والے بن جائیں اور دنیا کو روشنی دکھانے والے بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ اور پھر فرمایا کہ خدام الاحمدیہ برطانیہ نے اپنی جو حاضری بھیجی ہے وہ یہ ہے کہ خدام کی تعداد دو ہزار 301 اور اطفال کی تعداد 1129 ہے۔ حضور نے فرمایا: یوکے والوں کو فکر تھی کہ گزشتہ سال سے کم نہ ہو جائے۔ میرا خیال ہے کہ برابر ہو گئی ہے۔ تین ہزار 430 ان کی حاضری ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے۔ خدام الاحمدیہ جرمنی کے اجتماع کی حاضری کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کی تعداد 6 ہزار 405 ہے اور اطفال 1247 ہیں۔ اسی طرح زائرین قریباً 1100 شامل ہوئے ہیں۔

حاضری کا ذکر کرنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا۔ نیز فرمایا: اللہ حافظ، فی امان اللہ، اللہ کی حفاظت میں، السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

بعد ازاں چھ بج کر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے رخصت ہوئے۔ خدام مسلسل نعرے لگا رہے تھے۔ خدام مارکی سے نکل کر اُس راستہ کے دونوں اطراف آ کھڑے ہوئے تھے جہاں سے حضور انور کی گاڑی نے گزرنا تھا۔ سب اپنے ہاتھ بلند کر کے اپنے پیارے آقا کو پُر جوش نعروں کے ساتھ مقام اجتماع سے الوداع کر رہے تھے۔ گاڑی آہستہ آہستہ چلتی ہوئی مقام اجتماع سے باہر نکلی اور بیت السبوح کے لئے روانہ ہوئی۔

سات بج کر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح مسجد میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس عرفان

(نماز، ایمان، عقائد کے متعلق سوالات کے پُرحکمت جوابات)

24/جون 1934ء

......ایک نو وارد شخص نے بیعت کرنے کے بعد عرض کیا کہ کوئی نصیحت فرمائیں۔ اس پر حضور نے فرمایا:۔

ہر مسلمان کے لئے سب سے مقدم چیز نماز ہے۔ چاہے کچھ ہو، صحت ہو یا بیماری، جنگ ہو یا امن، سردی ہو یا گرمی، سفر ہو یا حضر، کوئی حالت ہو۔ نماز نہیں چھوڑنی چاہئے۔ بلکہ ضروری شرائط کے ساتھ ادا کرنی چاہئے اور پورے اطمینان کے ساتھ ادا کرنی چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نماز مومن کی خداتعالیٰ سے ملاقات ہے اور جب کوئی شخص بادشاہ کی ملاقات بڑی قابل قدر چیز سمجھتا ہے۔ بے حد اشتیاق کے ساتھ اس کے لئے جاتا ہے اور تمام آداب کو ملحوظ رکھتا ہے تو پھر خداتعالیٰ کی ملاقات کے لئے مومن کو جو اہتمام کرنا چاہئے وہ ظاہر ہے۔ پس نماز کا ناغہ نہیں ہونا چاہئے۔ اسلام کے عملی احکام میں سے سب سے ضروری اور اہم حکم نماز ہے۔ یہ کسی حالت میں نظر انداز نہیں ہونا چاہئے۔

دوسری نصیحت یہ ہے کہ مومن کو چاہئے استغفار کرتا رہے کئی دفعہ انسان کی نیکی بھی اس کے لئے بدی ہو جاتی ہے۔ مثلاً نیکی کرنے کے بعد اس کے دل میں خیال پیدا ہو کہ مَیں نے بڑی نیکی کی ہے یا اس لئے کوئی نیک کام کرے کہ لوگ اسے نیک کہیں تو اس کی نیکی تباہ ہو جائے گی۔ اس لئے کثرت سے استغفار پڑھنا چاہئے تا کہ خداتعالیٰ گرنے سے بچالے اور انسان روحانی ترقی کر سکے۔

تیسری نصیحت یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ہمیں خداتعالیٰ کے قرب کا رستہ بتایا ہے۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جس قدر آپ کا شکریہ ادا کرسکیں کریں اور اس کا طریق یہ ہے کہ ہم آپ کے لئے کثرت سے درود پڑھیں۔ درود کا مطلب یہ ہے کہ خداتعالیٰ آپ کے مدارج عالیہ کو اور ترقی دے اور یہ رسول کریم ﷺ کے اس احسان کا بدلہ ہے جو آپ نے ہر مومن پر کیا۔

چوتھی نصیحت یہ ہے کہ تسبیح وتحمید نماز کے علاوہ بھی کرنی چاہئے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا ورد کرنا چاہئے۔ اور بھی دعائیں ہیں مگر جسے اور نہ آئیں وہ یہی پڑھتا رہے اور اس طرح خداتعالیٰ کا شکر کرے۔ تسبیح و تحمید کے متعلق ہمارا یہ طریق نہیں کہ کوئی خاص وقت مقرر کیا جائے اور خاص گنتی کے مطابق کی جائے۔ جب بشاشت ہو اور جتنا وقت ملے تسبیح وتحمید کر لی جائے۔

قائم شدہ
1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ 6214760
اقصیٰ روڈ 6212515 6215455
پروپرائٹر۔ میاں حنیف احمد کامران
Mobile: 0300-7703500

......**ایک مہمان نے عرض کیا قادیان میں جو لوگ بطور مہمان آتے ہیں کیا انہیں نمازیں قصر کرنی چاہئیں؟**

فرمایا: انہیں کوشش کرنی چاہئے کہ مسجد میں جا کر باجماعت نماز ادا کریں۔ اگر وہ باجماعت نماز پڑھنے سے رہ جاتے ہیں تو قصر کر سکتے ہیں۔ وہ قادیان میں جو سنتیں پڑھیں گے وہ نفل ہو جائیں گی۔ پس یہاں عبادت جتنی زیادہ سے زیادہ ہوسکے کرنی چاہئے۔

......**عرض کیا گیا نمازیں جمع ہو رہی ہوں اور ایک شخص بعد میں آئے۔ جسے معلوم نہ ہو کہ کونسی نماز پڑھی جارہی ہے۔ اگر عصر کی نماز ہو تو اس کے شامل ہونے پر اس کی کونسی نماز ہوگی۔**

فرمایا: ایسی صورت میں جو نیت امام کی ہوگی وہی اس کی سمجھی جائے گی۔ لیکن اگر اسے معلوم ہو جائے کہ عصر کی نماز ہو رہی ہے تو پہلے اسے ظہر کے فرض پڑھنے چاہئیں اور پھر عصر کی نماز میں شریک ہونا چاہئے۔

......**عرض کیا گیا کوئی شخص کسی وقت کی نماز پڑھنا بھول جائے تو پھر کیا کرے۔**

فرمایا: جس وقت یاد آئے اس وقت پڑھ لے۔

......**عرض کیا گیا فرض نماز میں امام اونچی آواز سے اُردو میں دعا کرسکتا ہے یا نہیں۔**

فرمایا اس طریق کو میری طبیعت نہیں مانتی۔ اس موقعہ پر جناب مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے عرض کیا حضرت مسیح موعود کا فتویٰ ہے کہ اس طرح دعا کرنا جائز نہیں۔

حضرت مسیح موعود کا فتویٰ حسب ذیل ہے۔

”ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور امام اگر اپنی زبان میں (مثلاً اردو زبان میں) باآواز بلند دعا مانگتا جائے اور پچھلے آمین کرتے جاویں تو کیا یہ جائز ہے جبکہ حضور کی تعلیم ہے کہ اپنی زبان میں دعائیں نماز میں کرلیا کرو“۔

”فرمایا: دعا کو باآواز بلند پڑھنے کی ضرورت کیا ہے۔ خداتعالیٰ نے تو فرمایا ہے تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً اور دُوْنَ الْجَھْرِ مِنَ الْقَوْلِ۔ عرض کیا کہ قنوت تو پڑھ لیا کرتے ہیں۔ فرمایا: ہاں ادعیہ ماثورہ جو قرآن و حدیث میں آچکی ہیں وہ بیشک پڑھ لی جاویں۔ باقی دعائیں جو اپنے ذوق وحال کے مطابق ہیں وہ دل ہی میں پڑھنی چاہئیں۔

(بدر یکم اگست 1907ء صفحہ 12)

✿✿✿✿✿✿

25/جون 1934ء

......**عرض کیا گیا قرآن کریم میں آتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا اے میرے رب مجھے دکھا تو کس طرح مُردوں کو زندہ کرتا ہے تو انہیں کہا گیا کیا تجھے اس بات پر ایمان نہیں؟ انہوں نے کہا ایمان تو ہے لیکن مَیں اطمینان قلب چاہتا ہوں۔ کیا اتنے عظیم الشان نبی کو اس بات پر ایمان نہ تھا کہ خداتعالیٰ مُردوں کو زندہ کرسکتا ہے؟**

فرمایا: ایمان اور چیز ہے اور اطمینان اور چیز۔ مثلاً ایک شخص جو بیمار ہو اُسے ایمان تو ہوسکتا ہے کہ خداتعالیٰ بیماروں کو اچھا کرسکتا ہے لیکن اطمینان نہیں ہوسکتا کہ اسے بھی اچھا کرے گا۔ یہ اطمینان خداتعالیٰ کے بتانے سے ہی ہوسکتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایمان تھا کہ خداتعالیٰ احیائے موتیٰ کرسکتا ہے۔ مگر وہ اپنی اولاد کے متعلق یہ اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے کہ اس پر بھی فضل ہوگا اور وہ بھی زندہ قوم بن سکے گی۔ اس کے متعلق خداتعالیٰ نے انہیں بتایا کہ تمہاری اولاد کو چار دفعہ زندہ کیا جائے گا اور چار بار اس پر خاص فضل نازل ہوگا۔ ......حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر خداتعالیٰ نے خاص فضل کیا۔ چار پرندوں کی تمثیل سے یہی بات بتائی گئی تھی۔

پھر ایمان بھی ترقی کرتا رہتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مومن کے دو دن برابر نہیں ہوتے اور خداتعالیٰ آپ کو یہ دعا سکھاتا ہے۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا اس علم سے مراد معماری کا علم نہیں بلکہ روحانی علم ہے اور جب روحانی علم ترقی کرے گا تو ایمان بھی بڑھے گا اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایمان ترقی کرتا ہے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایمان کے بڑھنے میں کیا حرج ہے۔

......**عرض کیا گیا اس آیت کا کیا مطلب ہے جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے کہا رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ جس کا انہیں یہ جواب ملا کہ لَنْ تَرَانِیْ......**

فرمایا: اس واقعہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا ذکر ہے جیسا کہ استثنا باب 18 سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب یہ بتایا گیا کہ میں ایک عظیم الشان نبی مبعوث کروں گا تو انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ تیری جو تجلی اس نبی پر ہوگی وہ مجھے بھی دکھا۔ خداتعالیٰ نے وہ تجلی دکھا تو دی مگر بتا دیا کہ تجھ سے برداشت نہ ہوگی۔ مگر وہ نبی برداشت کرلے گا۔ چنانچہ جب تجلی ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو گئے اور جب انہیں ہوش آیا تو انہوں نے کہا اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ الٰہی میں سب سے پہلے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔

......**عرض کیا گیا: حدیث میں آتا ہے جب خداتعالیٰ کی تجلی کو دیکھ کر سب لوگ بیہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہوش آئے گا۔**

فرمایا: اس وقت وہی تجلی ہوگی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلے دیکھ چکے ہوں گے اس لئے دوسروں کے مقابلہ میں ان میں اس کی برداشت زیادہ ہوگی اور انہیں پہلے ہوش آجائے گا۔

(الفضل 10 جولائی 1934ء)

✿✿✿✿✿

7/جولائی 1934ء

......**ایک صاحب نے عرض کیا: ایک شخص نے بتایا کہ اس کا احمدیت کی طرف رجحان تھا لیکن اس نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتے تھے۔ دوزخ میں پڑے ہیں۔ اس کے بعد اسے احمدیت کی طرف رغبت نہ رہی۔**

فرمایا: ہمارا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ کوئی احمدی کہلانے والا دوزخ میں نہیں جائے گا۔ صرف احمدی کہلانا نجات کے لئے کافی نہیں بلکہ حقیقی طور پر احمدی بننا ضروری ہے اور جو حقیقی احمدی ہوگا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ پس اگر بیان کردہ خواب کو سچا بھی سمجھ لیا جائے تو بھی اس کی وہ تعبیر نہیں کی جاسکتی جو خواب دیکھنے والے نے سمجھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کو جب دوزخ کی طرف لے جایا جائے گا تو آپ ان لوگوں کو دیکھ کر فرمائیں گے۔ اُصَیْحَابِیْ، اُصَیْحَابِیْ، یہ تو میرے صحابہ ہیں۔ انہیں دوزخ کی طرف کیوں لے جایا جارہا ہے۔ اس پر آپ کو بتایا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں آپ کے بعد انہوں نے کیا کچھ کیا۔

پس جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کہلانے والے حقیقی صحابی نہ ہونے کی وجہ سے دوزخ سے بچ نہیں سکتے تو صرف احمدی کہلانے والے حقیقی احمدی نہ ہوتے ہوئے کیونکر بچ سکتے ہیں۔

......**ایک نوجوان نے بیعت کرنے کے بعد عرض کیا: اگر ماں باپ اور بہن بھائی میرے بیعت کرکے جانے پر رونا پیٹنا شروع کردیں اور مجھے کہیں کہ احمدی ہونے سے انکار کردو تو اس وقت مجھے کیا کرنا چاہئے؟**

فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی تھے جو ماں کے اکلوتے بیٹے تھے جب وہ مسلمان ہوئے تو ماں نے انہیں کہا ایک بار تم مسلمان ہونے سے انکار کردو پھر خواہ مسلمان ہی رہو۔ مگر انہوں نے اس بات کو تسلیم نہ کیا اور گھر چھوڑ کر چلے گئے۔ کئی سال کے بعد جب پھر آئے تو ماں نے پھر وہی مطالبہ کیا وہ پھر چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنا بیٹا قرار دیا ہے۔

......**لوگ کہتے ہیں کہ ہر بات میں ماں باپ کی اطاعت کرنی چاہئے اور ان کی کسی بات کو ردّ نہیں کرنا چاہئے۔**

فرمایا: قرآن کریم میں ماں باپ کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری قرار دی گئی ہے لیکن شرک کے معاملہ میں منع کر دیا گیا ہے۔ جب ان کی اطاعت خداتعالیٰ کے مقابلہ میں آجائے تو پھر نہیں کرنی چاہئے۔ ورنہ اگر ہر جگہ یہی بات چلے کہ جو کچھ ماں باپ کہیں وہی ماننا چاہئے تو ہندو ماں باپ اپنی اولاد کو، عیسائی ماں باپ اپنی اولاد کو اور سکھ ماں باپ اپنی اولاد کو یہی کہیں گے کہ مسلمان نہ ہونا۔ اگر ان کی اولاد ان کی یہ بات مانے تو پھر اسلام کس طرح پھیل سکتا اور ترقی کرسکتا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ الفضل۔ 29/اپریل 2011ء)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿

الفضل انٹرنیشنل میں
اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر)

بقیہ: رپورٹ یورپین پارلیمنٹ از صفحہ نمبر 16

ازالہ کے لئے بین الاقوامی برادری کو اپنا فرض پورا کرنا چاہئے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ Estonia میں ابھی تک کوئی مسجد نہیں اور مَیں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ملک میں بھی اپنی مسجد بنائیں اور اپنے پُرامن خیالات کو آزادانہ طور پر پھیلائیں۔

تقریب کا اختتام اجتماعی دعا سے ہوا جو مکرم امیر صاحب یوکے نے کرائی اور تمام حاضرین نے اپنے اپنے طریقے سے دعا میں حصہ لیا۔

متفرق امور

تمام مہمانوں کو جماعت احمدیہ کے متعلق ضروری معلومات کا ایک پیک (Pack) دیا گیا جس میں حضورانور کی مختلف تقاریر کے کتابچے بھی شامل تھے۔ اور کتاب ''مذہب کے نام پر خون'' کا انگریزی ترجمہ بھی شامل تھا۔ تقاریر کے پروگرام کے بعد سب حاضرین کے لئے ضیافت کا انتظام تھا جہاں مزید تعارف کا موقع ملا اور اس موقع پر بھی بعض معززین نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور اس تقریب کو غیر معمولی تاریخی تقریب قرار دیا۔

اس تقریب میں میڈیا کے حوالہ سے جن اداروں کے نمائندگان موجود تھے، ان کے نام یہ ہیں:

پُکار نیوز ، سن رائز ریڈیو ، BBC
The Muslim ،Geo TV ،Newsnight
ARY TV ،Times، نیز فرانس سے بھی تین صحافی شامل تھے۔

پہلے سے ایک پریس ریلیز تیار کی گئی تھی جس کے تراجم بہت سی یورپین زبانوں میں کروالئے گئے تھے۔ یہ پریس ریلیز اور اس کے تراجم تمام مہمانوں میں تقسیم کئے گئے۔ تقریب کی ساری کارروائی انٹرنیٹ کے ذریعہ دنیا بھر میں Liv e دکھائی اور سنائی گئی۔ ARY TV اور بعض دیگر اداروں نے بعد میں اس تقریب کی خبریں اور انٹرویو نشر کئے۔

اس تقریب سے ایک روز پہلے 19 ستمبر کو یورپین پارلیمنٹ کی عمارت کے قریب ایک ہوٹل میں VIP ڈنر کا بھی انتظام کیا گیا جس میں مہمانوں کو اگلے روز ہونے والے پروگرام کا تفصیلی پس منظر بتایا گیا۔ اس ڈنر میں درج ذیل مہمان شریک تھے:

1. Dr. Charles Tannoch MEP (Con) for London.
2. Claude Moraes MEP (Lab) for London.
3. Marina Yannakoudakis MEP (Con) London.
4. Ms. Abida Islam, Counsellor of Embassy of Bangladesh.
5. Paulo Casaca, Executive Director of South Asia Democratic Forum.
6. Dr. Kostas Zorbas, Chancellor to the Permanent Representation of Greece to EU.
7. Mr. Maqsood Ahmed OBE, UK Department for Communities and Local Government.
8. S. Hartani Kustiningsih, Minister Counsellor, Political Affairs Indonesia.
9. Ms. Sofia Lemmetyinen, Christian Solidarity Worldwide.
10. Laura Braziek, Researcher for Charles Tannock MEP.
11. Stephen Lones, Consultant South Asia Democratic Forum

علاوہ ازیں یوکے، ہالینڈ اور بیلجیم سے بارہ جماعتی عہدیداران بھی شامل تھے۔

آخر میں ان تمام کارکنان اور عہدیداران کے لئے درخواست دعا ہے جنہوں نے دن رات انتھک محنت اور دعاؤں کے ساتھ اس پروگرام کو کامیاب کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور ان تمام مقاصد کو محض اپنے فضل وکرم سے پورا فرمائے جن کے لئے یہ تقریب منعقد کی گئی تھی۔ آمین

۞ ۞ ۞ ۞ ۞

جماعت احمدیہ ہالینڈ کے 31ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: ظفر اقبال قریشی - ہالینڈ)

جماعت احمدیہ ہالینڈ کا اکتیسواں جلسہ سالانہ ہالینڈ کے جنوب میں واقع ایک خوبصورت گاؤں Nunspeet میں منعقد ہوا جس کی آبادی تقریباً 20,000 ہے اور یہاں جماعت احمدیہ ہالینڈ کا ایک مشن ہاؤس ہے۔ جلسہ سالانہ کے لئے اس مشن ہاؤس کے مختلف مقامات پر ٹینٹ لگائے گئے۔

مورخہ 8/جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک کو جلسہ سالانہ کا آغاز ہوا۔

پہلا اجلاس مورخہ 8/جولائی 2011ء بروز جمعۃ المبارک دوپہر چار بجے شروع ہوا جس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم امیر صاحب ہالینڈ نے افتتاحی تقریر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی ان نصائح کا خصوصیت سے ذکر کیا جو کہ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز نے جلسہ سے ایک ہفتہ قبل اپنے پرائیویٹ دورہ ہالینڈ کے موقع پر جماعت احمدیہ ہالینڈ کو دی تھیں۔ اور اس ہدایت کی طرف خصوصی توجہ دلائی کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام زیادہ سے زیادہ افراد تک پہنچایا جائے۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم نعیم احمد وڑائچ صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ ہالینڈ کی'' اَلا بِذِکْرِاللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوب (ذکرالٰہی میں ہی حقیقی امن ہے)'' کے موضوع پر تھی۔

دوسرے اجلاس کی کارروائی مورخہ 9/جولائی 2011ء بروز ہفتہ صبح ساڑھے دس بجے مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سلسلہ سوئٹزرلینڈ کی صدارت میں ہوئی۔ اس اجلاس میں مکرم سیّد عبدالمالک صاحب نے ''عصرِ حاضر کے متعلق قرآن کریم کی پیشگوئیاں'' اور مکرم مرزا فخر احمد صاحب نے ''مساجد کی تعمیر'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔

مورخہ 9/جولائی 2011ء بروز ہفتہ صبح دس بجے لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے اپنا ایک الگ اجلاس منعقد کیا جس کی صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ نے کی۔ اس اجلاس میں ''غیر اسلامی ریاست میں مسلمان کی ذمہ داریاں'' اور ''قرآنِ کریم کا حسن وکمال'' کے موضوع پر تقاریر کی گئیں۔

نماز ظہر وعصر اور طعام کے بعد تیسرا اجلاس دوپہر تین بجے شروع ہوا۔ یہ اجلاس ڈچ مہمانوں کے لیے مختص تھا۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم ھبۃ النور فرحاخن صاحب امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے کی۔ تلاوت قرآنِ کریم اور نظم کے بعد ''اسلام میں رواداری اور برداشت'' اور ''اسلامی رواداری اور برداشت تاریخی پس منظر میں'' کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

آخر میں چائے کے وقفے کے بعد محفل سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں ڈچ مہمانوں نے اسلام اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

مورخہ 9/جولائی 2011ء بروز ہفتہ عربوں کے ساتھ ایک نشست منعقد ہوئی۔ اس اجلاس کی صدارت مکرم احسان سکندر صاحب مبلغ بیلجیم نے کی۔ تلاوت قرآنِ کریم اور قصیدہ کے بعد مختلف تقاریر ہوئیں۔ اس اجلاس میں 39 عرب مہمانان بیلجیم سے اور تین عرب مہمان ہالینڈ سے شریک ہوئے۔ نیز تقریباً 20 لوکل عرب احمدی احباب نے بھی شرکت کی۔ دورانِ عربی نشست مراکش کے ایک دوست نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔

چوتھے اجلاس کی کارروائی مورخہ 10/جولائی 2011ء بروز اتوار صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوئی جس کی صدارت نائب امیر ہالینڈ مکرم عبدالحمید فان درفیلدن صاحب نے کی۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ سوئٹزرلینڈ نے ''حضرت محمد ﷺ کا عفوودرگزر''۔ اور مکرم حامد کریم محمود صاحب مبلغ ہالینڈ نے ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا دشمنوں سے حسن سلوک'' کے عناوین پر تقاریر کیں۔

دوپہر دو بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی مکرم ابراہیم نونن صاحب (نمائندہ مرکز) کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآنِ کریم کے بعد ممبر آف ڈچ پارلیمنٹ Mr. Hary van Bommel ، چیئرمین آف سکھ کمیونٹی ہالینڈ Mr. Sardar Bhupindar Singh اور ممبر آف سٹی کونسل Almere ہالینڈ Mrs. Saba Sarfraz نے حاضرین جلسہ سے مختصراً ایڈریس کیا۔ بعد میں نظم پیش کی گئی۔ اس کے بعد مکرم امیر جماعت احمدیہ ہالینڈ نے دور ونزدیک سے آئے ہوئے تمام مہمانوں اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں مکرم ابراہیم نونن صاحب (نمائندہ مرکز) مشنری انچارج جماعت احمدیہ آئرلینڈ نے اختتامی تقریر کی اور دعا کروائی۔ یوں یہ تین روزہ جلسہ سالانہ بفضلِ تعالیٰ بخیروخوبی اختتام پذیر ہوا۔

۞۞۞۞۞۞

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیرتبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔
(مینجر)

تعطیلات موسم گرما کے دوران مسجد بیت الحمید (لاس اینجلس) امریکہ میں

تعلیم القرآن وتربیتی کلاس کا انعقاد

(رپورٹ: سید شمشاد احمد ناصر۔ مبلغ لاس اینجلس امریکہ)

جماعت احمدیہ امریکہ کی زیرنگرانی تعلیم القرآن کلاسز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام اور کلاسز 1999ء سے امریکہ کے مختلف شہروں میں گرمیوں کی رخصتوں کے دوران ہوتی ہیں۔ امسال 8 مختلف جماعتوں میں ان کلاسز اور پروگراموں کا کامیاب انعقاد ہوا۔ ان جماعتوں میں شکاگو، ڈیٹرائٹ، ہیرائس برگ، ہیوسٹن، نیویارک، سی آٹل، واشنگٹن اور لاس اینجلس کی تینوں جماعتیں شامل ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ ان مواقع پر بھرپور شرکت کرتے ہیں بلکہ بہت معاونت کرتے ہیں۔

اس سال یہ کلاسز مسجد بیت الحمید میں 5 جولائی 2011ء سے 10 جولائی 2011ء تک ہوئیں۔

اس کلاس میں درج ذیل مضامین پڑھائے گئے۔

حفظ قرآن، اذان اور اقامت کے الفاظ کی صحیح ادائیگی اور اس کے آداب، قرآن کریم کی تلاوت کے آداب، تجوید القرآن، خلافت راشدہ، شرائط بیعت نمبر 1 تا 5، اطاعت اور نظم ونسق، خلافت احمدیہ اور نظام جماعت، زکوٰۃ، روزہ اور حج، ماحول کے اثرات اور ان سے بچاؤ، شرائط بیعت نمبر 6 تا 10، تقویٰ طہارت، اسلام وعیسائیت کا موازنہ، ہمارے عقائد۔ سوال وجواب، تربیتی سوالات۔

کلاس کی اختتامی تقریب 10 جولائی 2011ء کو مکرم ڈاکٹر حمیدالرحمان صاحب کی زیرصدارت ہوئی۔ اس موقعہ پر مکرم پروفیسر ڈاکٹر حمید نسیم صاحب، مکرم ناصر ملک صاحب اور مکرم عاصم انصاری صاحب نے بھی تقاریر کیں۔ آخر میں خاکسار نے تمام اساتذہ، طلباء، والدین، خدام، لجنہ اور آرگنائزر صاحبان کا شکریہ ادا کیا اور بچوں میں سرٹیفکیٹس تقسیم کئے۔ اس بابرکت کلاس کا اختتام دعا کے ساتھ ہوا۔

اس تربیتی پروگرام کی خبر لوکل اخبارات میں بھی شائع ہوئی تھی۔ کلاس کی کُل حاضری خدا تعالیٰ کے فضل سے 120 رہی۔

گریولی (Graveley) کے مقام پر امن کانفرنس کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: فیض احمد زاہد۔ مبلغ سلسلہ برطانیہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے Hertfordshire ریجن کو اردگرد کے دیہات میں امن کانفرنسز منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں Stevenage کے قریب ایک گاؤں گریولی (Graveley) میں ایک امن کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کانفرنس کا انعقاد ایک مخلص احمدی مکرم مشرف گنائی صاحب کی رہائشگاہ پر کیا گیا جہاں انہوں نے نماز باجماعت اور جماعتی پروگراموں کے لئے ایک بڑا ہال تعمیر کیا ہے جس میں تقریباً دوسو افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد جماعت کا تعارف پیش کیا گیا۔ مکرم عطاء المجیب راشد صاحب مبلغ انچارج یوکے نے ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امن کے علمبردار'' کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر کی۔ مکرم امام صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بہت سے واقعات بیان کئے کہ کس طرح انہیں امین اور صدیق کا لقب دیا گیا۔

تقریر کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا اور مہمانوں نے خاصی دلچسپی دکھائی اور متعدد سوالات کئے جن میں اسلام میں جنگیں کیوں ہوئیں۔ مسلمانوں کے اتنے فرقے کیوں بن گئے۔ اس وقت مسلمان کیوں افراتفری کا شکار ہیں۔ اسلام میں جنت ودوزخ کا تصور وغیرہ۔

سوال وجواب کے بعد سٹیونیج (Stevenag) کے میئر نے تقریر کی اور جماعت احمدیہ کی امن کی کوششوں کو سراہا اور جو لیف لیٹس گھر گھر تقسیم کئے جارہے ہیں ان کی تعریف کی۔ اس موقع پر میئر کی خدمت میں قرآن کریم کا ایک نسخہ پیش کیا گیا۔

اس موقع پر ایک نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ تمام مہمانوں کو جماعتی لٹریچر پیش کیا گیا۔ مہمانوں کی کل تعداد چالیس سے زائد تھی۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج مترتب فرمائے۔ آمین

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ یہ ہے:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

حضرت مولوی محمد اسماعیلؓ ہلالپوری

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15؍مئی 2009ء میں حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحبؓ ہلالپوری کے بارہ میں مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔ حضرت مولوی صاحبؓ کا ذکر خیر قبل ازیں 8 ستمبر 2000ء کے شمارہ کے اسی کالم میں شائع ہو چکا ہے۔

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحبؓ ہلالپوری نے 1908ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا تو اپنے خاندان میں احمدیت کی بنیاد بھی رکھ دی۔ آپؓ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے خاص تلامذہ میں سے تھے اور جماعت کے ابتدائی مولوی فاضل منشی فاضل عالم دین تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب گویا آپؓ کو حفظ تھیں۔ تذکرہ کی تالیف اور سن ہجری شمسی کی تدوین میں نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ تنویر ابصار، محامد خاتم النبیّین، درود شریف، رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب آپؓ کی تصانیف ہیں۔ جامعہ احمدیہ میں تدریسی خدمات سرانجام دینے کا طویل موقعہ پایا اور روزنامہ الفضل کے ایڈیٹر بھی رہے۔ اُس زمانہ کے اکثر علماء آپؓ کے شاگرد تھے۔

آپؓ کے احمدی ہونے پر آپؓ کے بڑے بھائی نے آپؓ سے وعدہ لیا کہ تم نے جو کیا سو کیا، اب مجھے تبلیغ نہ کرنا۔ چنانچہ آپؓ نے براہ راست تبلیغ سے تو اجتناب کیا لیکن ایک بار حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ کو ہمراہ لے گئے۔ اس پر چند مخالفین نے رات کی تاریکی میں ان دونوں کو کانٹوں والی زمین میں پھینک دیا۔ تہجد کی نماز پر جانے والے ایک احمدی حضرت حافظ عبدالعزیز نون صاحب نے اِن کے کراہنے کی آواز سنی تو دوسرے لوگوں کی مدد سے انہیں کانٹوں سے نجات دلائی۔ یہ حرکت کرنے والے مخالفین بعد میں عبرتناک انجام کو پہنچے۔ اسی طرح ایک بار آپؓ کے گھر میں چوری بھی کروائی گئی۔ لیکن مجرموں کا علم ہونے پر آپؓ نے انہیں معاف کردیا۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے اپنے آخری وقت میں لواحقین کو ضروری نصائح کیں اور پھر وقت دیکھ کر فرمایا کہ بس دس منٹ باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد آنکھیں بند کیں اور درود شریف اور ذکر الٰہی کرتے کرتے ٹھیک دس منٹ بعد جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ آپؓ ابتدائی موصیوں میں سے تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے۔

حضرت مولوی صاحبؓ نے مختلف اوقات میں چار شادیاں کیں اور دو بیویوں سے اولاد ہوئی۔ آپؓ کی ایک اہلیہ (مضمون نگار کی نانی) محترمہ رسول بی بی صاحبہ نے علاقہ میں بے شمار بچوں اور بچیوں کو قرآن پڑھایا۔ عورتیں بکثرت اُن سے دعا کروانے آتیں اور دَم کرنے پر اصرار کرتیں۔ اُن کی وفات پر احمدیوں اور غیروں نے علیحدہ علیحدہ نماز جنازہ ادا کی اور تدفین میں (جو امانتاً گاؤں میں کی گئی) سب ہی شامل ہوئے۔

حضرت مولوی صاحبؓ کی ایک دوسری اہلیہ سے جو اولاد ہوئی اُن میں حضرت مولوی محمد احمد جلیل صاحب مرحوم (سابق مفتی سلسلہ) نمایاں ہیں۔

ویٹرنری ڈاکٹر محمد عبدالقادر صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29؍مئی 2009ء میں ویٹرنری ڈاکٹر محمد عبدالقادر آف ملتان کا ذکرخیر اُن کی ہمشیرہ مکرمہ ح۔ بشیر صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم محمد عبدالقادر صاحب ابن محترم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم 10 نومبر 2008ء کو ملتان میں وفات پاگئے۔ آپ حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ کے نواسے اور مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نوبیل انعام یافتہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ جھنگ میں پیدا ہوئے اور مکرم عبدالرشید صاحب آف لندن کے جڑواں بھائی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنے ایک سفر کے دوران سندھ جاتے ہوئے ملتان ریلوے سٹیشن پر رکے۔ تو محترم چودھری محمد حسین صاحب نے اپنے دونوں جڑواں بچوں کو گود میں اٹھا کر حضور کے سامنے دعا کے حصول کے لئے پیش کیا اور عرض کی یہ دونوں بچے اتنے ہم شکل ہیں کہ کبھی کبھی ان کی والدہ ان کے درمیان فرق نہیں کرسکتیں۔ حضور مسکرائے اور ذہانت و فطانت کی نگاہ ڈال کر فرمایا کہ رشید کا ناک قادر کے ناک سے قدرے بڑا ہے۔ والدہ کو کہیں کہ ناک دیکھ لیا کریں۔ حضور کی شفقت ایک نعمت تھی۔

محترم عبدالقادر صاحب نے جھنگ اور ملتان میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور سے ویٹرنری ڈاکٹر کا کورس کیا۔ آپ کی عمر سات آٹھ برس ہوگی کہ آپ نے اپنے والد سے اپنے لئے ٹوپی کی فرمائش کی۔ انہوں نے کہا کہ خداتعالیٰ سے دعا کرو اور ٹوپی مانگو۔ اس دوران چلتے چلتے آپ کو گھر کے کچے صحن میں ایک پتھر سے ٹھوکر لگی۔ اس پریشانی میں آپ نے پتھر کے ٹکڑے کو نکال پھینکا تو نیچے سے کپڑے کی ایک تھیلی ملی جس میں سے چاندی کے چند سکے نکلے۔ ان سے سب بھائیوں کی ٹوپیاں بھی آگئیں اور کئی دیگر کام بھی آسان ہوگئے۔

آپ بچپن میں صحت کی خرابی کی وجہ سے بہت کمزور تھے۔ ہمارے ابا جان فرمایا کرتے تھے کہ بارہا قادر بیٹے کو میں نے اپنے خداتعالیٰ سے دعاؤں اور التجاؤں سے واپس لیا۔ بعد میں زندگی میں عزیز کو بہت کم بیماری آئی۔ لاہور میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد سروس کا آغاز ملتان سے کیا اور 35 سال نہایت ایمانداری کے ساتھ بطور ویٹرنری ڈاکٹر اپنی سرکاری ملازمت پوری کی۔ اپنی غیرمعمولی ایمانداری کی وجہ سے آپ غیراز جماعت ساتھی ڈاکٹروں کی تضحیک اور مخالفت کا نشانہ بھی بنتے رہے۔ کئی مرتبہ ترقی روکی گئی۔ بعض دفعہ تبدیلی اُن دیہات میں کردی جاتی تھی جن میں رہنا آسان نہیں ہوتا تھا۔ دُور دراز کے سفر کرنے پڑتے تھے۔ مگر آپ اس حالت میں بھی خداتعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ بے زبان جانوروں سے شفقت اور غریبوں کی خدمت سنت نبویؐ ہے۔ آپ غریبوں کے جانوروں کی خدمت کر کے دوہرا ثواب پاتے تھے۔ بعض اوقات اپنی طرف سے ادویات خرید کر مستحق افراد کے جانوروں کے لئے لے جاتے تھے کہ ان افراد کی روزی ان جانوروں کے بچے فروخت کرکے یا دودھ فروخت کرنے سے وابستہ تھی۔ جانوروں کو ٹیکہ لگانا مشکل کام ہے مگر آپ یہ کام بھی خود کرتے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے معمولی سی دوائی بھی آپ کے ہاتھ میں اکسیر کا کام کرتی تھی۔ دُور دراز سے لوگ ان کے پاس اپنے مویشیوں کے بارہ میں مشورہ لینے کے لئے آتے تھے۔ آپ ایک ہردلعزیز ڈاکٹر تھے۔

آپ ہمیشہ نمازوں کی پابندی کرتے۔ سخت گرمی میں ڈیوٹی کے لئے سائیکل استعمال کرتے لیکن اس حالت میں بھی پورے روزے رکھتے۔ خود بھی موصی تھے اور اپنے سب بچوں کو بھی نظام وصیت میں شامل کروایا۔ ایک مخلص، دعاگو اور خداترس انسان تھے۔ کثرت سے درود شریف پڑھتے اور تلاوت قرآن کا التزام کرتے۔ وفات سے 2 دن قبل خواب میں دیکھا کہ آپ کی والدہ صاحبہ مرحومہ آپ کو کہہ رہی ہیں کہ میرے پاس آ کر سو جاؤ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ غائب لندن میں پڑھائی۔

مکرم میاں لئیق احمد طارق صاحب شہید

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ یکم جون 2009ء کے مطابق مکرم میاں لئیق احمد طارق صاحب ابن مکرم میاں محمد یعقوب صاحب مرحوم آف پیپلز کالونی فیصل آباد کو 28؍مئی کی شام غلہ منڈی سے گھر واپس آتے ہوئے شہید کردیا گیا۔ گھر کے قریب ہی کار میں سوار تین افراد نے آپ پر شدید فائرنگ کرکے زخمی کردیا اور اگلی صبح آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوگئے۔ آپ کی عمر 54 سال تھی۔ میت ربوہ لائی گئی۔ آپ موصی تھے اور امانتاً قبرستان عام میں تدفین ہوئی۔

آپ چاولوں کی تجارت کرتے تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور پندرہ بیس سال سے سیکرٹری جائیداد جماعت احمدیہ فیصل آباد چلے آرہے تھے۔ مختلف اوقات میں حلقہ پیپلز کالونی کے صدر جماعت بھی رہے۔ بہت دیانتداری کے ساتھ کام کرنے والے اور امانت کو ادا کرنے والے تھے۔ احمدیہ قبرستان فیصل آباد کے لئے خصوصی خدمات سرانجام دیں۔ آپ بہت سادہ طبیعت اور محبت کرنے والے تھے خاموشی سے کام کرتے تھے خلافت کی محبت ہر گفتگو میں عیاں تھی۔ غریبوں کے ہمدرد تھے۔ رفاہی کاموں میں حصہ لیتے۔ واقفین سلسلہ اور عہدیداران سے بہت محبت کا سلوک کرتے تھے۔ اپنوں اور غیروں میں ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ میڈیکل کیمپس لگانے اور غریبوں کی مدد کرنے والے تھے۔ مالی قربانی میں بہت آگے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ نے سوگواران میں والدہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بعمر 75 سال، اہلیہ، تین بیٹیاں اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔

محترم چوہدری فضل احمد صاحب

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 9 جون 2009ء میں سلسلہ کے دیرینہ خادم مکرم چوہدری فضل احمد صاحب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے جو 7؍جون 2009ء کو بعمر 65 سال وفات پاگئے۔ آپ کو کئی سال سے دل کی تکلیف تھی تاہم مستعدی اور بشاشت کے ساتھ خدمات سلسلہ بجالا رہے تھے۔ وفات سے ایک دن پہلے دفتر میں دل کی تکلیف کا احساس ہوا، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ گئے جہاں آپ کو مزید چیک اپ کیلئے داخل کرلیا گیا۔ ڈاکٹرز کی کوششوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور آپ اللہ کو پیارے ہوگئے۔

آپ کے والد کا نام مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب تھا جو ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک گاؤں کے رہنے والے تھے۔ آپ یکم جنوری 1944ء کو لودھی ننگل نزد قادیان میں پیدا ہوئے۔ بی اے کرنے کے بعد زندگی وقف کی اور مختلف شعبہ جات میں خدمات انجام دیں۔ ابتدا میں آپ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ اور دفتر مجلس کارپرداز میں خدمت کرتے رہے۔ بعدہٗ نائب ناظر مال خرچ، ناظم جائیداد اور گزشتہ 25 سال سے افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے عہدہ پر خدمات انجام دے رہے تھے۔

آپ کے پسماندگان میں ایک بیٹی ہیں۔ آپ کی اہلیہ مکرمہ مقبول اختر صاحبہ ہیڈ مسٹرس 2000ء میں وفات پاگئی تھیں۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6؍جنوری 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عطاء المجیب راشد صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

خلافت سے ہماری زندگی ہے
خلافت سے ہی شان احمدی ہے
نبوت قدرت اولیٰ کی مظہر
خلافت دوسری جلوہ گری ہے
خدا کی ذات کی زندہ گواہی
اسی کے فیض سے ہم کو ملی ہے
سدا دیتا رہے گا پھل یہ پودا
کہ اس کا سلسلہ اب دائمی ہے
تری دہلیز پر سجدہ کناں ہوں
کہ یہ نعمت عطائے سرمدی ہے

ماہنامہ ''النور'' امریکہ جولائی۔ اگست 2009ء میں شامل اشاعت مکرم صادق باجوہ صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

نعت گوئی کا سلیقہ قدرتِ حق کی عطا
ہوں فنا حبِّ پیمبرؐ میں تو ملتی ہے بقا
ہے غلامی و اسیری بادشاہی سے عزیز
تشنگانِ حق کو مل جاتا ہے خود اپنا پتا
ہے تمنّا گر کبھی دیدار ہو صادقؔ تو پھر
ہو لبوں پر ورد ہر دھڑکن کہے صَلِّ عَلٰی

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

4th November 2011 – 10th November 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 4th November 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Insight: recent news in the field of science.
00:45	Historic Facts
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd December 1994.
02:25	Tarjamatul Qur'an class: rec. 16th August 1995.
03:40	Journey of Khilafat
04:00	Seerat Sahaba Rasool (saw)
05:05	Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Huzoor on 30th July 2010, from the ladies Jalsa Gah.
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Historic Facts
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:00	Siraiki Service
08:50	Rah-e-Huda
10:25	Indonesian Service
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor.
13:35	Zinda Log
14:00	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Huzoor on 31st July 2010.
19:30	Yassarnal Qur'an
20:00	Fiq'ahi Masa'il
20:45	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science.
22:20	Rah-e-Huda

Saturday 5th November 2011

00:00	MTA World News
00:10	Tilawat
00:25	International Jama'at News
00:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th December 1994.
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Friday Sermon: rec. on 4th November 2011.
03:45	Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat
06:15	Dars-e-Malfoozat
06:30	International Jama'at News
07:00	Al-Tarteel
07:30	Jalsa Salana United Kingdom: concluding address delivered by Huzoor on 1st August 2010.
08:35	Question and Answer Session: recorded on 4th December 1999.
09:35	Friday Sermon [R]
10:50	Indonesian Service
12:00	Tilawat
12:05	Story Time: Islamic stories for children.
12:20	Al-Tarteel [R]
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan
13:55	Bengali Service
15:00	Children's class with Huzoor.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Children's class [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 6th November 2011

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 4th November 2011.
01:30	Tilawat
01:40	Dars-e-Malfoozat
02:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 7th December 1994.
03:20	Friday Sermon [R]
04:35	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:50	Beacon of Truth
08:00	Faith Matters
09:00	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 26th September 2010.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 29th May 2009.
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:25	Zinda Log
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:25	Faith Matters [R]
17:30	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth [R]
19:35	Real Talk
20:40	Attractions of Canada
21:10	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
22:15	Friday Sermon [R]
23:30	Ashab-e-Ahmad

Monday 7th November 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat
00:30	Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	International Jama'at News
01:45	Liqa Ma'al Arab: rec. on 13th December 1994.
02:55	Attractions of Canada
03:25	Friday Sermon: rec. on 4th November 2011.
04:35	Ashab-e-Ahmad
04:55	Faith Matters
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:00	MTA Variety
08:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Eid-ul-Adha: proceedings and speech from Baitul Futuh, London.
14:15	Friday Sermon: rec. on 20th January 2006.
15:10	Mosha'irah [R]
16:10	Dars-e-Hadith [R]
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Eid-ul-Adha [R]
22:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Mosha'irah [R]
23:05	Friday Sermon [R]

Tuesday 8th November 2011

00:00	MTA World News
00:15	MTA Variety
01:15	Tilawat
01:30	Insight: recent news in the field of science.
01:40	Eid-ul-Adha: proceedings and speech from Baitul Futuh, London.
03:35	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 14th February 1999.
04:35	Lajna Imaillah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science.
06:40	MTA Variety
07:05	Yassarnal Qur'an
07:35	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40	Question and Answer Session: recorded on 5th May 1984.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 12th November 2010.
12:20	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
12:45	Zinda Log
13:20	Insight: recent news in the field of science.
13:30	Bengali Service
14:35	Majlis Ansarullah UK Ijtema: opening address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
15:05	Yassarnal Qur'an
15:35	Historic Facts
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 4th November 2011.
20:35	Insight: recent news in the field of science.
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:05	Real Talk

Wednesday 9th November 2011

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat
00:40	Dars-e-Malfoozat
01:00	Yassarnal Qur'an
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th December 1994.
02:30	Learning Arabic
03:30	MTA Variety
03:55	Question and Answer Session: recorded on 5th May 1984.
04:55	Majlis Ansarullah UK Ijtema: opening address delivered by Huzoor on 3rd October 2010.
06:00	Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab
06:45	Yassarnal Qur'an
07:10	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:45	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 25th October 1996. Part 1.
09:45	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:55	Zinda Log
13:30	Friday Sermon: rec. on 3rd February 2006.
14:50	Bengali Service
16:00	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:30	MTA Sports
16:55	Fiq'ahi Masa'il
17:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:00	MTA World News
18:20	Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Huzoor on 31st July 2010.
19:25	MTA Sports [R]
19:45	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:10	Real Talk
21:15	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Thursday 10th November 2011

00:15	MTA World News
00:35	Tilawat
00:50	Dars-e-Hadith
01:00	Liqa Ma'al Arab: rec. on 20th December 1994.
02:00	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:15	Dua-e-Mustaja'ab
03:55	Friday Sermon: rec. on 3rd February 2006.
05:05	Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Huzoor on 31st July 2010.
06:00	Tilawat
06:20	Beacon of Truth
07:15	Yassarnal Qur'an
07:40	Journey of Khilafat
08:05	Faith Matters
09:15	Seerat-un-Nabi (saw)
10:00	Indonesian Service
11:00	Pushto Service
12:00	Tilawat
12:20	Zinda Log
13:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 4th November 2011.
14:05	Tarjamatul Qur'an class: rec. 17th August 1995.
15:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:15	Journey of Khilafat [R]
16:40	Yassarnal Qur'an [R]
17:00	Faith Matters
18:05	MTA World News
18:20	Jalsa Salana Qadian: concluding address delivered by Huzoor on 28th December 2010.
19:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
20:10	Faith Matters
21:15	Beacon of Truth [R]
22:10	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:35	Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org
Vol 18 | Friday 28 October , 2011 | Issue No. 43

یورپین پارلیمنٹ میں پہلی دفعہ جماعت احمدیہ کے متعلق
ایک پُرشکوہ تاریخی تقریب کا انعقاد

(رپورٹ مرتّبہ: نسیم احمد باجوہ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے یہ پیشگوئی فرمائی تھی: تَطْلُعُ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں سورج مغرب سے نکلے گا جس کی تشریح حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے زائد از 100 سال پہلے یہ فرمائی کہ مسیح موعود کے زمانے میں مغرب سے اسلام کا سورج طلوع ہوگا اور مغربی لوگ اسلام کی اعلیٰ تعلیم سے متعارف ہوں گے اور بالآخر اُن میں سے نیک اور سعید روحیں اسلام قبول کریں گی۔

جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ سے حکم پا کر 1889ء میں رکھی۔ ابتدا میں ہندوستان کے چند پاک نفس لوگوں نے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ 100 سال پہلے کون کہہ سکتا تھا کہ ایک دن مسیح موعودؑ کی جماعت کے لوگ یورپین پارلیمنٹ ہاؤس کی عظیم الشان اور باوقار عمارت میں بیٹھ کر اسلام احمدیت کا ذکر کر رہے ہوں گے اور اس ذکر میں مغربی اقوام کی چنیدہ اور نہایت اہم شخصیات جماعت احمدیہ کی خدمات کو خراج تحسین پیش کریں گی اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے افراد پر مختلف ممالک میں ہونے والی زیادتیوں کی بھرپور انداز میں مذمّت کریں گی۔

تقریب کا آغاز

20 ستمبر 2011ء بروز منگل شام پانچ بجے یورپین پارلیمنٹ برسلز (بیلجیم) کے وسیع ہال (Room PHS 3C50) میں اس پُرشکوہ تقریب کا آغاز ہوا جس کی صدارت Dr. Charles Tannock ممبر یورپین پارلیمنٹ از یوکے نے کی۔ صاحب صدر کے ساتھ سٹیج پر درج ذیل معززین تشریف فرما تھے:

مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے، Dr. John Ben, Co Director of the International Centre for the Study of Radicalisation, Ms. Sofia Lemmetyinen (Christian Solidarity Worldwide), Mr. Tunne Kelam (Member of European Parliament from Estonia.

بفضلہ تعالیٰ وسیع ہال پوری طرح بھرا ہوا تھا۔ 370 افراد نے شرکت کی جن میں 288 احمدی احباب تھے اور 80 سے زائد مہمان تھے جن میں یورپین پارلیمنٹ کے ممبران، سفارتی شخصیات، اعلیٰ علمی شخصیات اور صحافی حضرات شامل تھے۔ 288 احمدی احباب میں 160 احباب یوکے سے تھے، 65 احباب ہالینڈ سے، 40 احباب بیلجیم سے، 20 احباب فرانس سے اور 3 احباب جرمنی سے تھے۔ احباب جماعت کے علاوہ 16 ممالک کے غیر از جماعت مہمان شریک ہوئے۔ ان ممالک کے نام یہ ہیں: میکسیکو، اردن، شام، یوکے، افغانستان، سری لنکا، اسرائیل، انڈونیشیا، بیلجیم، انڈیا، یونان، ساؤتھ افریقہ، بنگلہ دیش، پاکستان، تائیوان اور صومالیہ۔

حضور انور کا پیغام

سب سے پہلے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز امام جماعت احمدیہ عالمگیر کا پیغام مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری خارجہ جماعت احمدیہ یوکے نے پڑھ کر سنایا اور اس کے ساتھ ہی ہال میں آویزاں بڑی بڑی سکرینوں پر حضور انور کی تصویر بھی نمایاں تھی۔

حضور انور نے اپنے پیغام میں فرمایا کہ باوجود اس کے کہ آج دنیا ایک دوسرے کے اتنا قریب آگئی ہے کہ اسے Global Village کہا جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ دنیا تشتت وافتراق اور عدم اتحاد اور ظلم و بربریت کا شکار ہے۔ پاکستان، انڈونیشیا اور سعودی عرب جیسے ممالک میں اقلیتوں کے خلاف ظالمانہ قوانین بنائے گئے ہیں اور دوسری طرف فرانس میں حجاب پر پابندی اور سوئٹزرلینڈ میں مساجد کے مینار بنانے کی پابندی لگا کر مذہبی انتہاپسندی اور عدم رواداری کا مظاہرہ کیا جا رہا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام امن کی تعلیم دینے والا مذہب ہے اور آج جماعت احمدیہ اس تعلیم پر عمل پیرا ہے اور اس مقصد کے لئے ہر قسم کے ظلم وستم بھی برداشت کر رہی ہے۔ اور اپنے قول وفعل سے یہ ثابت کر رہی ہے کہ یہ جماعت ہمیشہ ملکی قانون کی پابندی کرنے والی جماعت ہے اور اس کا موٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' ہے۔

حضور نے فرمایا کہ وہ مذہب جو تمام انسانوں کے ساتھ ہمدردی کی تعلیم نہیں دیتا ہرگز مذہب کہلانے کا حق دار نہیں اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو ظلم وستم کی تعلیم دیتا ہو کیونکہ ہر مذہب خدا کی طرف سے ہے اور خدا تعالیٰ اپنی تمام مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے انسان کو لازماً خدا کی طرف رجوع کرنا پڑے گا اور یہی تمام مسائل کا حل ہے۔

حضور انور نے تمام حاضرین کا شکریہ بھی ادا کیا جو اس اہم پروگرام میں شرکت کے لئے دُور دُور سے تشریف لائے ہیں اور دعا دی کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور اسے امن واتحاد کا ذریعہ بنائے۔ آمین

دیگر تقاریر

حضور انور کے پیغام کے پڑھے جانے کے بعد برطانوی ہاؤس آف لارڈز کے ممبر Lord Abebury کا ویڈیو پیغام سنایا گیا۔ موصوف آل پارٹی پارلیمنٹری ہیومن رائٹس گروپ کے نائب صدر اور آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ برائے جماعت احمدیہ کے بھی ممبر ہیں۔

موصوف نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم کا ذکر کر کے بین الاقوامی برادری کو پُرزور الفاظ میں اس طرف توجہ دلائی کہ اُن کا فرض ہے کہ ان مظالم کا سدّ باب کرنے کے لئے فوری کارروائی کریں۔ انہوں نے جماعت احمدیہ کے پُرامن اور انسانی خدمات سے بھرپور کردار کو بھی خراج تحسین پیش کیا۔

بعدازاں آل پارٹی پارلیمنٹری گروپ برائے جماعت احمدیہ کی صدر اور برطانوی پارلیمنٹ کی ممبر محترمہ شوان مکڈونا (Ms Siobhain McDonagh) کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جس میں انہوں نے انڈونیشیا اور بعض اور ممالک میں جماعت احمدیہ کے پُرامن افراد پر ہونے والے مظالم پر انتہائی دکھ کا اظہار کیا اور بین الاقوامی برادری اور صاحب اثر ونفوذ افراد کو اس طرف توجہ دلائی کہ وہ اپنا اثر ونفوذ استعمال کر کے ان مظالم کو بند کروائیں۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے جماعت احمدیہ کی اُن خدمات کا بھی ذکر کیا جو وہ یوکے، افریقہ اور دیگر ممالک کے غریب افراد کے لئے کر رہی ہے۔

حاضر مقررین میں سے سب سے پہلی تقریر مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں پاکستان اور دیگر ممالک میں جماعت احمدیہ کے افراد پر ہونے والے مظالم کی تاریخ کا ایک جامع خلاصہ پیش کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بتایا کہ اب سیٹلائٹ اور انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلانے کا کام شروع کر دیا گیا ہے جو کہ امن کی فضا کو اور بھی مکدّر کر رہا ہے اور اس کے نتیجہ میں ہر جگہ بدامنی کے پھیلنے کا خطرہ ہے اس لئے تمام صاحب اثر لوگوں کو اس کا فوری نوٹس لینا چاہئے۔ آپ نے سعودی عرب کی اُن کو کارروائیوں کا نوٹس لینے کی طرف بھی توجہ دلائی جو وہ پردہ کے پیچھے رہ کر انتہاپسندوں کی امداد کے ذریعہ کر رہا ہے۔

دوسری تقریر Dr. John Ben Co-Director of the International Centre for the Study of Radicalisation کی تھی۔ آپ نے کہا کہ ہمیں ان افراد، نظریات اور وجوہات کا بھی جائزہ لینا چاہئے جو انتہاپسندی کا سبب بنتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میڈیا کو چاہئے کہ وہ اسلام کے متعلق خبریں دیتے ہوئے زیادہ محتاط رویہ اختیار کرے اور انتہاپسندوں کی خبروں کو زیادہ بڑھا چڑھا کر پیش نہ کرے کیونکہ مسلمانوں کی اکثریت امن پسند ہے اور انتہاپسندوں کی تعداد بہت محدود ہے اور خود امن پسند مسلمان بھی ان کے افعال کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

تیسری تقریر Christian Solidarity Worldwide کی نمائندہ Ms. Sofia Lemmetyinen کی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں ساری دنیا میں ہونے والی مذہبی انتہاپسندیوں کا ذکر کیا اور خاص طور پر انڈونیشیا، ایران اور برما کے ممالک کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی تنظیم نے تمام ممالک کے اُن کوائف کو اکٹھا کیا ہے جن میں لوگوں کو مذہبی آزادی سے محروم کیا گیا اور اس کے نتیجہ میں عوام کو جبر وتشدّد اور ظلم وستم کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے افراد پر مذہب کے نام پر جو تشدّد کیا جا رہا ہے اس نے انڈونیشیا کی ساکھ اور وقار کو بُری طرح متأثر کیا ہے اور اس کا فوری طور پر سدّ باب ہونا چاہئے۔

چوتھی تقریر صدر مجلس Dr. Charles Tannock برطانوی ممبر آف یورپین پارلیمنٹ کی تھی۔ آپ نے سب سے پہلے اس بات کا خصوصی اظہار کیا کہ عام طور پر اس ہال میں اتنی حاضری نہیں ہوتی لیکن آج یہ ہال مکمل طور پر بھرا ہوا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زیر بحث مسئلہ سے لوگوں کو کس قدر دلچسپی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی انتہاپسندی اس لحاظ سے بھی خطرناک ہے کہ یہ ایک ملک سے دوسرے ملکوں میں بھی پھیل جاتی ہے اور کمیونزم سے اس لحاظ سے مختلف ہے کہ یہ آپ کے اپنے اردگرد میں بھی موجود ہے۔ اس لئے اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب ایران کے مقابلہ پر مغربی ممالک کا معاون و مددگار ہے تاکہ ایران کیمیائی ہتھیار نہ بنا سکے تاہم سعودی عرب پر مغربی ممالک کو زور دینا چاہئے کہ وہ وہابیت کے تشدّد آمیز خیالات کو روکنے میں اپنا کردار ادا کرے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مذہبی انتہاپسندی کے تباہ کن اثرات نے پاکستان کو بہت کمزور اور غیر متحد کر دیا ہے اس لئے بھی پاکستان کو اور دوسرے ممالک کو اس طرف فوری توجہ کرنی چاہئے۔

سوال وجواب

تقاریر کے بعد سوال وجواب کی مجلس ہوئی جس میں مختلف تنظیموں کے افراد نے حصہ لیا اور اپنے اپنے جذبات وخیالات کا بھی اظہار کیا۔ اس مجلس میں ایک قابل ذکر واقعہ یہ پیش آیا کہ بیلجیم میں پاکستانی سفارتخانہ کے فرسٹ سیکرٹری جناب محمد ایوب صاحب نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ بے شک سب ممالک کو انسانی حقوق کے تحفظ کے لئے مزید کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن ساتھ ہی اس بات سے کلیۃً انکار کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کو ووٹ دینے کا حق نہیں اور یہ کہ احمدیوں پر پاکستان میں کسی قسم کا ظلم وزیادتی ہو رہی ہے۔ اس بات پر حاضرین نے موصوف کے بیان کو انتہائی مضحکہ خیز قرار دیا اور اس کی تردید کی۔ موصوف کو معلوم تھا کہ ان کے بیان کی سختی سے تردید کی جائے گی اس لئے اپنے بیان کا ردّعمل سننے سے پہلے ہی وہ مجلس سے چلے گئے جس پر سب حاضرین نے انتہائی افسوس کا اظہار کیا۔

اختتامی ریمارکس

صدر مجلس کی دعوت پر اختتامی ریمارکس Estonia کے یورپین ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Tunne Kelam نے پیش کئے۔ آپ یورپین فارن افیئر کمیٹی کے بھی ممبر ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر میں کہا کہ آج کی تقریب ایک تاریخی تقریب ہے جس میں ساری دنیا میں اقلیتوں کے حقوق انسانی کے تحفظ کے لئے بحث کی گئی ہے اور خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ پاکستان، انڈونیشیا اور دیگر ممالک میں جو مظالم جماعت احمدیہ پر ہو رہے ہیں ان کے

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں